

النِّسَاء

(An-Nisa)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مباحث ما قبل الآيت :-

بنیادی طور پر سورہ النساء ما قبل سورہ آل عمران کا تسلسل ہے۔ آپ نے دیکھا تھا کہ سورہ آل عمران میں ان دو جماعتوں کے حوالے سے بات کی گئی تھی جنہوں نے عین جنگ کے دوران کمزوری دکھائی اور علیحدگی کا سوچنے لگے۔ ان لوگوں کو نہ صرف سرزنش کی حبار ہی ہے بلکہ دوسروں کے لیے بطور نصیحت نمونے کے طور پر پیش کر کے آخری آیت نمبر ۲۰۰ میں اہل امن سے ارشاد ہوا "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ (اے اہل امن! استقامت اختیار کرو، دوسروں کو بھی استقامت سے کھڑا کرو اور مربوط رہو اور احکام سے ہم آہنگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔ سورہ نساء میں اسی جنگ کے حوالے سے پیدا مسائل کا ذکر ہے اور ان کا حل انسانوں کو پیش کیا جا رہا ہے۔

1

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَقْرِبًا

اے انسانو! اپنے ربی کے احکام سے ہم آہنگ ہو جاؤ جس نے تمہاری اخلاقیات یکتا ضابطہ حیات سے بنائیں اور اسی ضابطہ حیات سے اس کے پیروکار بنائے اور ان دونوں سے بہت سارے مرد میدان اور عوام الناس پھیلا دیئے... اور احکام الہیہ اور اس کی رحمت کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کیے رہو کہ جن کے ذریعے تم مطالبات کرتے ہو یقینی طور پر مملکت الہیہ تم لوگوں پر نگہبان ہے۔

مباحث:-

نفس - مادہ - ن ف س - مختلف معنی ہیں جن میں ”خواہش، کسی کا نظریہ، ذات، انسان، نفاست، تنفس“ وغیرہ مستعمل ہیں۔ اس معنی پر ضابطہ حیات مراد ہے کیونکہ تمام انسانوں کو ایک ہی طریق اور سرشت پر پیدا کیا گیا ہے۔ سورہ شمس میں ارشاد ہے **وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿۱﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿۲﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿۳﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا**۔۔۔ ”اور نفس انسانی کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اُسے ہموار کیا (7) پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اُس پر الہام کر دی (8) یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا (9)“۔۔۔ ان آیات میں انسان کے اندر ایک ذات کی گواہی دی گئی جس کو نفس کہا گیا ہے۔

سورہ آل عمران میں ارشاد ہے **وَيُحَدِّثُ كُفْرَهُ اللَّهُ نَفْسَهُ** (اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے) اس آیت میں مختلف مترجمین نے لفظ ”ذات“ کے مختلف معنی کیے ہیں۔ کسی نے ”ذات“ کیا ہے، کسی نے ”ہستی“، تو کسی نے ”عذاب“ کیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ خدا کس بنیاد پر پکڑتا ہے۔ اس کی ذات یا ہستی کا ادراک تو ہم ویسے ہی نہیں کر سکتے۔ رہ گیا عذاب تو وہ کسی قاعدے کیلئے کے تحت ہی آتا ہے۔

قرآن کے تمام معنیات کا مطالعہ کرنے کے بعد نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اس کی خواہ ذات ہو یا ہستی ہو یا عذاب، سب کی بنیاد اس کے قانون یا ضابطے کے مطابق ہوتی ہے، جس کو اس کی خواہش کہہ لیجئے یا نفس یا الاسماء الحسنیٰ... بات ایک ہی ہے۔

2

وَأْتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا الْحَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا

یتیموں کے مال اُن کو واپس دو، اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل لو، اور اُن کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا

اور اگر تم خوف محسوس کرتے ہو کہ تمہارا معاشرہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکے گا تو تم کمزور لوگوں کی دو دو تین تین چار چار جماعتوں سے معاہدہ کرو جو تمہارے لیے موزوں سمجھی گئیں۔ لیکن اگر تم کو خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی۔۔۔ یا وہ جماعت جس کو تمہارے معاہدات نے اختیار میں لیا۔ یہ اس بات کے قریب ہے کہ تم مشکل میں نہ پڑو۔

مباحث:-

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً ۙ (تو تم کمزور لوگوں کی دو دو تین تین چار چار جماعتوں سے معاہدہ کرو جو تمہارے لیے موزوں سمجھی گئیں۔ لیکن اگر تم کو خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی)"

بنیادی طور پر یہ احکام ممالک اور ریاستوں کے سقوط کے بعد کے مسائل حل کرنے کے لیے دیئے گئے ہیں۔ اس لیے ترجمہ کوئی کر لیجئے، جب تک پس منظر کا خیال نہیں رکھا جائے گا، بات سمجھ میں نہیں آئیگی۔ شادیوں کے حوالے سے ترجمہ بالکل ہی اونڈھا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ریاست کے اندر لوگوں کی جماعتوں کے پس منظر میں دیکھا جائے تو وہ بھی صحیح نہیں ہے، وہ اس لیے کہ جب بات آتی ہے (فَوَاحِدَةً) پس پھر ایک، تو سوال اٹھتا ہے کہ یہ پھر اکیلی کس جماعت کی بات ہو رہی ہے۔ اس لیے یہ آیت جماعت کے پس منظر میں بھی صحیح نظر نہیں آتی ہے۔

بنیادی طور پر یہ ان افراد یا جماعتوں سے خطاب ہے جو خواہش رکھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سرپرستی حاصل کریں، لیکن حقیقتاً نبھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے انکی تحویل میں دیئے گئے افراد یا القہ جماعت ہی ان کے لیے کافی ہے ورنہ وہ مشکل میں پڑ سکتے ہیں۔

جیسے پہلے بھی عرض کیا کہ پس منظر میں جنگی کیفیات کا بیان ہے اور جنگ کے دوران نہ صرف افراد یتیم ہوتے ہیں بلکہ ریاستیں اور ممالک بھی سقوط کے بعد یا مغلوب ہونے کے بعد مسائل کے شکار ہوتے ہیں اور اس سورہ النساء میں انہی مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

وَأَتُوا النِّسَاءَ صِدْقًا فَهِنَّ لَكُمْ فِي مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ نَحْلَةٌ ۚ فَإِنْ طَبَّنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا

اور ان جماعتوں کو ان کے صدقات تحفہً پیش کرو البتہ اگر وہ اس میں سے تمہارے لیے قانوناً کسی چیز کو موزوں سمجھیں تو اس کو خوشی خوشی لے لو۔

5

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا

اور تم اپنے وہ مال جنہیں مملکت الہیہ نے تمہارے لیے قیام زندگی کا ذریعہ بنایا ہے، نادان لوگوں کے حوالے نہ کرو، البتہ انہیں کھانے اور پہننے کے لیے دو اور ان کو مملکت کے احکام کے مطابق ہدایات دو۔

مباحث:-

اس آیت **وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ** میں ایک مرکب **أَمْوَالَكُمُ** آیا ہے جس کے معنی "تمہارے اموال" کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ لیکن مترجمین نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے وہ پیش خدمت ہے۔

”اور اپنے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے لیے قیام زندگی کا ذریعہ بنایا ہے، نادان لوگوں کے حوالہ نہ کرو، البتہ انہیں کھانے اور پہننے کے لیے دو اور انہیں نیک ہدایت کرو“ (ابوالاعلیٰ مودودی)

”اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں، جن کو اللہ نے تمہاری بسراوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو (احمد رضا خان)

اور بے عقلوں کو ان کے مال جو تمہارے پاس ہیں، مت دو (ہاں) اس میں سے ان کو کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول باتیں کہتے رہو (فتح محمد حسدھری)

”اور نہ سمجھ لوگوں کو ان کے وہ اموال جن کو تمہارے لیے قیام کا ذریعہ بنایا گیا ہے، نہ دو۔ اس میں ان کے کھانے کپڑے کا انتظام کر دو اور ان سے مناسب گفتگو کرو (علامہ جوادی)

آپ نے غور کیا تہ جموں میں تضاد۔۔۔۔۔؟

مال جو نادانوں کو فی الوقت نہ دینے کا حکم ہے۔۔۔ وہ کبھی دینے والے کا بن جاتا ہے اور کبھی نادانوں کا۔۔۔۔۔!

اس مقام سے ہی اندازہ لگا لیجئے کہ یہ انفرادی وراثت اور وصیت کے متعلق احکام وارد نہیں ہوئے ہیں، کیونکہ **أَمْوَالَكُمُ** تمہارے اموال یتیموں کو دینے کا ہے ہیں۔ نہ کہ یتیموں کے آباء کی حبا کا بٹوارہ ہو رہا ہے۔

6	<p>وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ مُرْشَدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا</p>
	<p>اور یتیموں کو نمود ذات کے مواقع دیتے رہو یہاں تک کہ وہ معاہدے کرنے کے قابل ہو جائیں۔ پھر اگر تم ان کے اندر اہلیت پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ لیکن ایسا کبھی نہ کرنا کہ مملکت کے احکام سے تجاوز کر کے اس خوف سے ان کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔ اور تم میں سے جو مال دار ہو وہ عافیت سے کام لے اور جو عنسریب ہو وہ مملکت کے احکام کے مطابق استعمال کرے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ بنا لو، اور حساب لینے کے لیے مملکت الہیہ کافی ہے۔</p>
7	<p>لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا</p>
	<p>مغلوب سلطنت کے مرد میداں کے لیے اسی حساب سے جو ان کی سلطنت اور جماعت یا قرابت داروں نے چھوڑا، اور عوام کے لیے بھی اسی حساب سے جو ان کی سلطنت اور جماعت یا قرابت داروں نے چھوڑا۔۔۔ اس میں سے جو سلطنت یا جماعت یا قرابت داروں نے چھوڑا خواہ کم ملا ہو یا زیادہ، یہ ایک تقسیم ہے جو فرض کر دی گئی ہے۔</p>
	<p>مباحث:- سورہ آل عمران کے تسلسل میں اس سورہ کے مضامین اس بات کی دلالت کرتے ہیں کہ اس سورہ میں ایک مملکت یا سلطنت کے مغلوب ہونے کے بعد جو مسائل پیش آتے ہیں تو ان سے کس طرح نباہا جائیگا۔ مغلوب قوم کے وہ افراد بھی اب النساء کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں، لیکن مغلوب قوم کے اثاثے غالب قوم کے پاس بطور امانت ہوتے ہیں اور وہ مغلوب قوم کو اسی حساب سے واپس لوٹائے گی جس حیثیت سے مغلوب ہونے سے پہلے تھی۔</p>
8	<p>وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا</p>

	<p>اور اگر تقسیم کے وقت قربت والے یا یتیم لوگ یا مساکین موجود ہوں تو ان کو بھی اس میں سے ضروریات زندگی دو اور فیصلے مملکت کے قوانین کے مطابق کرو۔</p>	
	<p>مباحث:- یہ تقسیم ایک مغلوب قوم کے لوگوں کے اثاثوں کی ہو رہی ہے اس لیے اس آیت میں جن لوگوں کو "أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ" کہا گیا ہے وہ انہی مغلوب قوم کے لوگوں کے "أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ" ہیں۔</p>	
9	<p>وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا</p>	
	<p>لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور پیروکار چھوڑتے تو وہ ان کے متعلق اندیشوں میں لاحق رہتے پس چاہیے کہ وہ مملکت الہیہ کے احکام سے ہم آہنگ رہیں اور راست بات کریں۔</p>	
10	<p>إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا</p>	
	<p>جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں، درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور آگ میں جھونکے جائیں گے۔</p>	

مباحث ما قبل الآیة :-

آیة نمبر ۱۱ میں بڑی عجیب بات سامنے آرہی ہے اور وہ یہ کہ ----- وصیت کا حکم کس کے بارے میں دیا جا رہا ہے -----؟ عمومی ترجمے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اولاد کے بارے میں دیا جا رہا ہے **يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ** (تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ)۔۔۔ اب سوال ہو گا کہ اگر وصیت کا حکم اولاد کے بارے میں ہے تو ماں باپ کہاں سے آگئے؟۔۔۔ ملاحظہ فرمائیے اس آیت کا جزو۔ **وَلِأَبْوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ** اور اس کا عمومی ترجمہ (اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترک کے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے) اور آگے بھائی بہن بھی آ موجود ہوتے ہیں۔۔۔۔۔؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ احکام اس غالب مملکت کو دیئے جا رہے ہیں جس کی ماتحتی میں ایک ریاست آگئی ہے اور اس مغلوب ماتحت ریاست کے اثاثوں کی تقسیم اس ریاست کے وارثین کے درمیان ہو رہی ہے اور اولاد سے مراد اس ریاست کے باشندے ہیں۔ یاد رکھیے کہ ان اثاثوں کی تقسیم میں غالب قوم کے افراد کا حصہ نہیں ہو گا بلکہ اثاثوں کی تقسیم صرف اسی ریاست کے باشندوں کے درمیان جماعتی یا قومی بنیادوں پر ہوگی اور یاد رہے کہ اثاثہ کسی کی انفرادی ملکیت نہیں ہوگا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جس وقت پاکستان بنا تھا تو ہندو پاک کے مشترکہ اثاثوں کی تقسیم ہوئی تھی اور بنگلہ دیش بننے وقت بھی اثاثوں کی تقسیم کی گئی تھی۔ آج بھی اگر کسی ملک کی تقسیم ہوگی تو اس کے اثاثوں کی تقسیم کچھ اصولوں کے تحت ہوگی۔ اسی طرح اگر دو یا زیادہ ممالک آپس میں ضم ہوتے ہیں یا اتحاد (Union) بنا چاہیں گے تو کچھ اصولوں کے تحت ہی انضمام یا اتحاد کریں گے۔

11

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَّاتِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبْوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفَعًا فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

تمہاری عوام کے بارے میں احکام الہی تمہیں ہدایت کرتے ہیں کہ: مغلوب ریاستوں کے اثاثے میں ان ممالک کے حکومتی اداروں کا حصہ عمومی اداروں سے ممتابتاً دوگنا ہوگا، لیکن اگر عوامی ادارے زیادہ ہوں تو جو ریاست نے چھوڑا ہے اس کا دو تہائی اور اگر قومی اداروں میں عمومی ادارے اور حکومتی ادارے برابر کے ہوں تو دونوں میں برابر حصے ہوں گے۔ اور ریاست کے حکماء اور ان کے متعلقہ اداروں کے لیے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہوگا بشرطیکہ ان پر عوام کی ذمہ داری ہو اور اگر ان پر عوام کی ذمہ داری نہ ہو تو ریاست کے حکماء اور ان کے متعلقہ ادارے کو صرف چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر مغلوب ریاست کی ذمہ داری میں کئی چھوٹی ریاستیں بھی ہوں تو مرکزی ادارے کے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ یہ تقسیم مغلوب ریاست کے معاہدات کو پورا کرنے اور قرض اتارنے کے بعد عمل میں آئے گی۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے حکماء اور عوام میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ قوانین قدرت نے مقرر کر دیئے ہیں، اور وہ یقیناً بر بنائے حکمت جاننے والی ہے۔

آگے آنے والے احکام ریاست کی مشینری کو چلانے کے لیے ضم ہونی ریاست کے اثاثوں کی تقسیم کے بارے میں ہیں۔

12

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَرْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ
 مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يَوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
 وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوْ
 امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي
 الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يَوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ

اور تمہاری مملکت کے لیے اگر تمہاری جماعتوں نے چھوڑا ہو تو اس میں سے آدھا ملے گا بشرطیکہ ان کا کوئی لیڈر نہ ہو۔ اور اگر ان کا لیڈر موجود ہو تو تمہاری مملکت کے لیے چوتھائی اس کے بعد کہ جو معاہدات انہوں نے کیے ہوں، پورے کیے جائیں اور قرض جو انہوں نے چھوڑا ہو، ادا کر دیا جائے۔ اگر تمہاری ریاست مغلوب ہوتی ہے اور تمہارا کوئی لیڈر بھی نہیں تو ان جماعتوں کے لیے چوتھائی ہے اور اگر قائد موجود ہو تو ان جماعتوں کا حصہ آٹھواں ہوگا۔ اس کے بعد کہ انہوں نے جو معاہدات کیے ہوں وہ پورے کیے جائیں اور جو ان کے ذمے قرض ہے، واپس کر دیا جائے۔ اور اگر کہ کوئی طاقتور ریاست یا جماعت کو ایک ناکارہ ریاست کی ذمہ داری دی گئی ہو اور اس کے ساتھ الحاق میں اس حبیبی چھوٹی یا بڑی ریاست بھی ہو تو ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر زیادہ ہوں تو سب اس میں شریک ہوں گے بشرطیکہ جو معاہدات انہوں نے کیے ہوں، پورے کیے جائیں اور قرض جو انہوں نے چھوڑا ہو، ادا کر دیا جائے بغیر کسی تکلیف کے۔ یہ قانون قدرت ہے اور قدرت بر بنائے بردباری علم والی ہے۔

	<p>یہ قدرت کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو مملکت الہیہ اور اس کے پیامبر کی اطاعت کرتا ہے، اُسے مملکت الہیہ ایسی ریاستوں میں داخل کرتی ہے جن کی ماتحتی میں خوشحالیوں رواں دواں ہوتی ہیں اور ان ریاستوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔</p>	
14	<p>وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ</p>	
	<p>اور جس نے مملکت الہیہ اور اس کے پیامبر کے احکام کی نافرمانی کی اور مملکت الہیہ کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کیا اُسے مملکت دشمنی کی آگ میں پڑا رہنے دے گی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت آمیز سزا ہے۔</p>	
15	<p>وَاللّٰتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَائِكُمْ فَاَسْتَشْهَدُوا عَلَيْهِنَّ اَمْرَبَعَةً مِّنْكُمْ ۗ فَاِنْ شَهِدُوا فَاَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَقَّاهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا</p>	
	<p>تمہارے زیر معاہدہ جماعتوں میں سے جو احکام کے ساتھ نافرمانی کی مرتکب ہوں تو ان پر اپنے میں سے چار کی گواہی لو، اور اگر گواہی دے دیں تو ان کو اداروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ ان کی ناکامی ان کا بدلہ بنے یا مملکت الہیہ ان کے لیے کوئی فیصلہ صادر کر دے۔</p>	
	<p>غور کیجئے کہ ما قبل آیت میں تمام صیغے جمع مؤنث کے آئے ہیں جبکہ ما بعد آیت نمبر ۱۶ میں تشنیہ مذکر کے صیغے آئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ما قبل آیت میں تمام زیر معاہدہ جماعتوں کا ذکر ہے کہ اگر وہ مملکت کے احکام کی خلاف ورزی کریں وَاللّٰتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَائِكُمْ (تمہاری زیر معاہدہ جماعتوں میں سے جو احکام کے ساتھ نافرمانی کی مرتکب ہوں)۔۔۔ جبکہ اس آیت میں وہ جماعتیں نہیں بلکہ زیر معاہدہ ممالک کی بات ہو رہی ہے کہ دو ممالک مسل کر احکام کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانَهَا مِنْكُمْ فَاَذُوهُمَا (اور اگر تم میں سے وہ دونوں جو مملکت الہیہ کے احکام کی نافرمانی کا ارتکاب کریں تو ان دونوں کو تکلیف دہ سزا دو)</p>	
16	<p>وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانَهَا مِنْكُمْ فَاَذُوهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُو عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا</p>	

	<p>اور تم میں سے وہ دونوں ممالک جو مملکت الہیہ کے احکام کی نافرمانی کا ارتکاب کریں ان دونوں کو تکلیف دہ سزا دو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو کہ مملکت الہیہ بر بنائے رحمت بہت توبہ قبول کرنے والی ہے۔</p>	
	<p>مباحث:- یہ دو ممالک کی بات ہو رہی ہے جو مملکت الہیہ کے خلاف مسل کر کسی سازش کے مرتکب ہو رہے ہیں اور باوجود مملکت الہیہ کے ماتحت ہونے کے اپنے ہی احکام ساخت کر رہے ہیں۔</p>	
<p>17</p>	<p>إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّوَاءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا</p>	
	<p>توبہ (عسلی کا اقرار اور آئندہ نہ کرنے کے وعدے) کا حق انہی کے لیے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں تو ایسے لوگوں پر مملکت الہیہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہوتی ہے اور مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم والی ہے۔</p>	
<p>18</p>	<p>وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا</p>	
	<p>مگر توبہ ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو ناکامی کا سامنا ہوتا ہے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی... اور اسی طرح توبہ ان کے لیے بھی نہیں ہے جن کو ناکامی آ پکڑتی ہے اور وہ احکام کے انکاری ہی رہتے ہیں۔۔۔۔۔ ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے درد ناک سزا تیار کر رکھی ہے۔</p>	
<p>19</p>	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَجِلْ لَكُمْ أَنْ تَرْتُؤُوا الدِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضَلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْنَهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا</p>	

مباحث ما قبل الآيت :-

اس آیت میں چند ایسے الفاظ آئے ہیں جن کے معنی رشتوں کے حوالے سے بھی جیسے ”ماں باپ بہن

بھائی“ وغیرہ بھی ہوتے ہیں اور انہی الفاظ کے معنی بالکل مختلف بھی ہوتے ہیں۔ جیسے **أُمُّ** ایک قوم کو بھی کہا

جاتا ہے اور ایک جامع انسان کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے **إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ**

حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۰﴾ النحل۔ اور کسی کی جڑ بنیاد کے لیے جیسے **هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ**

الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ۔۔۔ **أُمُّ الْكِتَابِ** کتاب کے بنیادی

اصول۔۔۔

اور کسی ملک کا صدر مقام (دار الحکومت) **أُمُّ الْقُرَى** جیسے کہ اس آیت میں **وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ**

مُبَارَكٌ مُصَدِّقٌ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا دار الحکومت

حلائل۔۔۔ مادہ **حل ل**۔۔۔ **حلائل** (بروزن فعیلہ) **حلیلہ** کی جمع ہے۔ جس کے معنی گرہ کھولنا اتزنا اور

حلال ہونا ہیں۔

اصلاب۔۔۔ مادہ **صل ب**۔۔۔ معنی۔ مضبوط اور سخت۔۔۔ ریڑھ کی ہڈی کو بھی اسی لیے صلب کہتے ہیں۔

اصل بات یہ معلوم کرنی ہے کہ سورہ کا مضمون کیا ہے۔ کیا سورہ النساء میں شادی بیاہ کی بات کی گئی

ہے یا یہ کہ ان بے سہارا ریاستوں اور افراد کی بات کی گئی ہے جو کسی وجہ سے کسی مملکت الہیہ کے زیر نگین آ

جاتے ہیں۔

شروع میں ہی آپ نے آیت نمبر (۳) میں دیکھا کہ جس آیت سے ایک سے زیادہ شادیوں کا جواز نکالا

جاتا ہے وہ کسی ترجمے سے بھی ممکن نہیں۔۔۔۔۔ اسی طرح آگے آنے والی آیات سے بھی رشتوں کی

فہرست بنانا بھی صحیح نہیں۔۔۔ دیکھئے۔۔۔

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذَيِّبَنَّ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنْنَ الدِّينِ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (وہ

چاہتا ہے کہ تمہارے لیے واضح احکام بیان کر دے اور تمہیں تم سے پہلے والوں کے طریقہ کار کی

ہدایت کر دے اور تمہاری طرف توجہ کرے، اور وہ خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

سوال اٹھے گا کہ کیا پہلوں کی شادی بیاہ کی سنت جو مترجمین اور فقہاء بتا رہے ہیں، یہی تھی۔۔۔۔۔؟

جواب سیدھا سا ہے کہ نہ تو پہلوں کی سنت یہ تھی کہ چچا زاد اور ماموں زاد یا حنا لہ زاد اور پھوپھی زاد

بہنوں سے شادی ممنوع تھی کہ قرآن نے آکر اس کی احبازت دے دی ہے۔۔۔ اور نہ ہی اب اس

زمانے میں اس کی احبازت دینے یا نہ دینے کا سوال اٹھتا ہے۔۔۔ اس لیے کہ اب تو تحقیق نے یہ

بات ثابت کر دی ہے کہ ایسی بعض شادیوں کے نقصانات بھی ہیں۔ اس لیے یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخْوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمْ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخْوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمْ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَخَالَاتُكُمْ اللَّاتِي أَبْنَيْتُمْ وَالَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا

تم پر ممنوع کیا گیا ہے کہ تم ان ریاستوں یا جماعتوں سے معاہدہ کرو جو تمہاری بنیادی امت سے معاہدہ کر چکی ہیں۔ اور بنیادی مملکت یا ریاست کی ذیلی چھوٹی بڑی ہم خیال ہم نظریہ جماعتیں یا ریاستیں۔ دستار بند لوگوں کی جماعت اور ایسی ریاست یا جماعت جو نگہبانی پر معمور ہو، اور بنیادی چھوٹی بڑی ریاستوں کی ذیلی جماعتیں۔ اور وہ بنیادی جماعتیں جو تمہاری تربیت پر معمور ہیں، اور تمہارے ساتھ تربیت دی گئی جماعتیں اور زیر نگین افراد کی بنیادی جماعت۔ اور تم ان ریاستوں سے بھی معاہدہ نہیں کر سکتے جن کے زیر نگین زیر تربیت ریاست کے ساتھ تم قانون کے معاملے میں موجب فساد بنے تھے اور اگر تم موجب فساد نہیں بنے تھے تو کوئی روک نہیں ہے۔ اور تمہارے وہ ابنائے قوم جو تمہاری مضبوطی اور طاقت ہیں، ان سے جائز معاہدات کی بھی اجازت ہے۔ اور اس کی بھی اجازت ہے کہ تم ایک حبیبی دو جماعتوں کو یکجا کر دو۔ سوائے جو پہلے گزر گیا۔ یقیناً مملکت الہیہ بر بنائے رحمت حفاظت فراہم کرتی ہے۔

مباحث:-

تم پر ممنوع کیا گیا ہے کہ تم ان ریاستوں یا جماعتوں سے معاہدہ کرو جو تمہاری بنیادی امت (أُمَّهَاتُكُمْ) سے معاہدہ کر چکی ہیں۔۔۔ اور بنیادی مملکت یا ریاست کی ذیلی (بَنَائِكُمْ)۔۔۔ چھوٹی بڑی ہم خیال ہم نظریہ جماعتیں/ریاستیں (وَأَخْوَانُكُمْ)۔۔۔ دستار بند لوگوں کی جماعت (وَعَمَّاتُكُمْ)۔۔۔ اور ایسی ریاست یا جماعت جو گمگھبانی پر معمور ہو (خَالَاتُكُمْ)۔۔۔ اور بنیادی چھوٹی بڑی ریاستوں کی ذیلی جماعتیں (وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ)۔۔۔ اور وہ بنیادی جماعتیں جو تمہاری تربیت پر معمور ہیں (وَأُمَّهَاتُكُمْ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ)۔۔۔ اور تمہارے ساتھ تربیت دی گئی جماعتیں (وَأَخْوَانُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ)۔۔۔ اور زیر نگین افراد کی بنیادی جماعت (وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ)۔۔۔ اور تم ان ریاستوں سے بھی معاہدہ نہیں کر سکتے جن کے زیر نگین زیر تربیت جماعتوں کے ساتھ تم اپنے قانون کے معاملے میں موجب فساد بنے تھے (وَرَبَائِبُكُمْ اللَّائِي فِي حُجُورِكُمْ مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّائِي دَخَلْتُم بِهِنَّ)۔۔۔ اور اگر تم موجب فساد نہیں بنے تھے تو کوئی روک نہیں ہے (فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ)۔۔۔ اور تمہارے وہ اہل قوم جو تمہاری مضبوطی اور طاقت ہیں، ان سے حبانہ معاہدات کی بھی اجازت ہے (وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ)۔۔۔ اور اس کی بھی اجازت ہے کہ تم ایک جیسی دو جماعتوں کو یکجا کر دو (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ)۔۔۔ سوائے اس کے جو پہلے گزر گیا۔ یقیناً مملکت الہیہ بر بنائے رحمت حفاظت فراہم کرتی ہے۔

24

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

اور تمہارے زیر نگیں جماعتوں میں سے وہ جماعتیں جو پہلے ہی کسی سے معاہدہ میں بندھ گئی ہوں تمہارے لیے ممنوع ہے کہ تم ان سے معاہدات کرو۔ البتہ سوائے ان کے جو پہلے سے ہی تمہارے کسی معاہدے کی وجہ سے تمہارے اختیار میں ہوں۔ یہ حکم الہی ہے جس کی پابندی تم پر لازم کر دی گئی ہے۔ ان کے ماسوا سب جائز ہیں کہ تم انہیں اپنے اموال کے ذریعے حاصل کرو، بشرطیکہ قانون کی تابعدار ہوں اور خون خراب کرنے والی جماعتیں نہ ہوں۔ پھر جب تم ان سے فیض یاب ہو چکو تو ان کے جو اجور طے کیے تھے ان کو دو۔ البتہ تم لوگوں پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ معاہدے کے بعد آپس کی رضامندی سے تمہارے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ یقیناً مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم والی ہے۔ اللہ علیم اور دانای ہے۔

25

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمَنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ
 فِتْيَانِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ
 وَأَتُوهُنَّ أَجْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنْنَ فَإِنْ
 أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ
 وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

	<p>اور جو شخص تم میں سے اتنی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ وہ اہل امن کی ان بنیادی جماعتوں سے معاہدہ کر کے جو پہلے ہی معاہدات کر چکی ہوں تو اہل امن کی ان نوزائذہ جماعتوں سے معاہدہ کر لے جو کسی معاہدے کے تحت ان اہل امن کے اختیار میں ہوں۔ اور مملکت الہیہ تمہارے معاہدوں کو خوب جانتی ہے۔ تم ایک دوسرے سے ہو۔ تو ان نوزائذہ جماعتوں سے معاہدہ ان کے اہل کی اجازت سے کرو۔ اور ان کی اجرت مملکت کے قانون کے مطابق دو۔ اور چاہئے کہ یہ نوزائذہ جماعتیں عہد کا پاس رکھنے والی ہوں۔ نہ تو یہ دشمن کا خون خراب کرنے والی ہوں اور نہ ہی دوستی کرنے والی۔ پھر اگر یہ نوزائذہ جماعت معاہدہ کرنے کے بعد معاہدہ شکنی کرے تو ان کے لیے اہل امن کی بنیادی جماعتوں کے مقابلے پر آدھا عذاب ہوگا۔ یہ حکم تم میں سے اس کے لیے ہے جو تکالیف اور مصیبتوں سے ڈرتا ہو۔ اور یہ کہ تمہارا استقامت سے رہنا خود تمہارے لیے بہتر ہے۔</p>	
26	<p>يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذَيِّبَنَّكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُبُلَ الَّذِينَ آمَنُوا رَحْمَةً مِّنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ حَاكِمًا</p>	
	<p>قدرت چاہتی ہے کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کر دے اور انہی راستوں کی طرف ہدایت دے جن پر تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ چلا کرتے تھے اور وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہو اور وہ بر بنائے حکمت علم رکھنے والی ہے۔</p>	
27	<p>وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا</p>	
	<p>قدرت تم پر رحمت کے ساتھ توبہ کرنا چاہتی ہے مگر جو لوگ خود اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بے انتہا جھک جاؤ۔</p>	
28	<p>يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا</p>	
	<p>اللہ تم پر سے پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور بنا دیا گیا ہے۔</p>	
29	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا</p>	

	<p>اے اہل امن، آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، البتہ اجرت کے معاملات آپس کی رضامندی سے کرو اور اپنے نظام حیات کو برباد نہ کرو، بلاشبہ مملکت الہیہ تمہارے ساتھ مہربان ہے۔</p>
30	<p>وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدُوًّا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا</p>
	<p>جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ مملکت الہیہ کے لیے آسان ہے۔</p>
31	<p>إِنْ تَجْتَنِبُوا كِبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا</p>
	<p>اگر تم ان بڑی نافرمانیوں سے پرہیز کرتے رہو گے جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری برائیوں سے ہم درگزر کریں گے اور تم کو عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔</p>
32	<p>وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا</p>
	<p>اور جو کچھ مملکت الہیہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ فضیلت دی ہو تو اس کی حاسدانہ خواہش نہ کرو، جو کچھ مرد میدان نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عوام نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔ البتہ مملکت الہیہ سے اس کے فضل کو طلب کرتے رہو، یقیناً مملکت الہیہ ہر چیز کا علم رکھتی ہے۔</p>
33	<p>وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَأَوْهَهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّا اللَّهُ كَانَتْ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا</p>
	<p>اور ہم نے ہر اس ترکے کے حق دار مقرر کر دیئے ہیں جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں۔ اب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے عہد و پیمان ہوں تو ان کا حصہ انہیں دو، یقیناً مملکت الہیہ ہر چیز پر نگران ہے۔</p>

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ
فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنِ اطَّعْتُمُ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
كَبِيرًا

مرد میدان عوام پر حاکم اور نگران ہیں۔ ان فضیلتوں کی بنا پر جو مملکت الہیہ نے بعض کو
بعض پر دی ہیں اور اس بنا پر کہ انہوں نے عوام پر اپنے مال سے انفاق کیا ہے۔ پس
صالح جماعتیں وہ ہیں جو مملکت الہیہ کے احکام کی اطاعت کرنے والیاں اور
مملکت الہیہ کے احکام کی حفاظت کرنے والی ہیں، بسبب اس وجہ کے کہ
مملکت الہیہ نے ان کی حفاظت کی ہے اور جن جماعتوں سے نافرمانی کا خطرہ
ہے انہیں سمجھاؤ اور انہیں ان کے اداروں تک ہی محدود کر دیا انہیں کسی دوسری
جگہ بھیج دو اور پھر اگر تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو کوئی زیادتی کی راہ تلاش نہ کرو
کہ یقیناً مملکت الہیہ بڑی اعلیٰ مرتبت ہے۔

مباحث:-

المضاجع۔ مادہ ض ج ع۔۔ معنی۔۔ ”پہلو پر لیٹنا، کام میں کوتاہی کرنا، بے عقلی، کاہلی کرنا، ماخوذ معنی میں
خواہ گاہ۔“

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقُ
اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا

اور اگر تم حاکم اور عوام کے درمیان اختلافات کا خطرہ محسوس کرو تو ایک
حاکم کی طرف سے وکیل اور ایک عوام کی طرف سے وکیل مقرر کرو،
اگر کہ وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں تو مملکت الہیہ کی عدالت ان کے درمیان
موافقت کی صورت نکال لے گی یقیناً مملکت الہیہ باخبر ہونے کی بناء پر سب
جانتی ہے۔

38	<p>وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا</p>
	<p>اور وہ لوگ جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں، درحقیقت نہ تو مملکت الہیہ کے ذریعے امن قائم کرنے والے ہوتے ہیں اور نہ ہی نتیجتاً امن والے ہوتے ہیں۔ شیطان جس کا رفیق ہوا اُسے بہت ہی بری رفیقیت میسر آئی۔</p>
39	<p>وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا</p>
	<p>آخر ان لوگوں پر کیا آفت آجاتی اگر یہ مملکت الہیہ کے ساتھ امن قبول کرتے اور بالآخر امن میں ہوتے اور جو کچھ مملکت الہیہ نے دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے اور مملکت سے ان کی نیکی کا حاصل چھپانہ رہتا۔</p>
40	<p>إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُمْضِئْهَا وَكُفْرًا كَبِيرًا</p>
	<p>یقیناً مملکت الہیہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتی۔ اگر تو ہو کوئی نیکی تو مملکت الہیہ اُسے دوچند کرتی ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا کرتی ہے۔</p>
41	<p>فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا</p>
	<p>پس کیا ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تم کو ان لوگوں پر گواہ بنائیں گے۔</p>
42	<p>يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصُوا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ لِلَّهِ حَدِيثًا</p>
	<p>اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کہ کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے، لیکن کوئی بات مملکت الہیہ سے نہ چھپا سکیں گے۔</p>

مباحث ما قبل الآيت :-

دیکھئے ارشاد ہے **لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ** غمومی تراجم میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شراب کے نشے کی بات کی جا رہی ہے، لیکن جب پوچھا جائے کہ کیا شراب کی اجازت ہے تو کہتے ہیں کہ پہلے تھی، اب نہیں ہے۔۔۔۔۔! آئیے دیکھتے ہیں کہ اس آیت کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔۔؟

اول تو اس آیت کو اوپر کے تسلسل میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوپر بیان کردہ ان مسائل کے حل کے لیے مجلس منعقد ہوئی ہے جو ایک ریاست کے سقوط اور اس کے مملکت الہیہ کے ساتھ ضم ہونے یا الحاق کی بناء پر پیدا ہو رہے ہیں۔

اس لیے ایسی مجالس میں شمولیت کی اجازت انہی افراد کو مل سکتی ہے جو یا تو حکومتی معاملات کے ماہر ہوں یا کسی اختصاص کی بنا پر اپنی ماہرانہ رائے دے سکیں۔ جیسے کہ کوئی تعلیم، صحت یا معیشت کا ماہر اپنی رائے ان مجالس میں دے جس میں ان ریاستوں کے نظم و نسق کے قوانین مرتب کیے جا رہے ہوں۔

اور نہ ہی وہ لوگ ایسی مجلس میں شریک ہو سکتے ہیں جو کسی بھی وجہ سے نظریاتی کمزوری میں مبتلا ہوں۔

43

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا غَفُورًا

اے اہل امن۔۔!

۱۔ تم لاعلمی کے نشے میں ان مجالس میں جہاں احکام الہی کے نظم و نسق کے فیصلے ہو رہے ہوں، اس وقت تک مت جاؤ جب تک کہ تم کو یہ نہ معلوم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور نہ ہی وہ شخص جسے جو احکام الہی سے اجنبیت میں رہا ہو، الا یہ کہ وہ کسی راستے کا ماہر ہو اور اس نے پرانے عہد سے چھٹکارا پالیا ہو۔

۲۔ اور اگر تم لوگ کسی کمی میں مبتلا ہو، یا بھی نظریاتی سفر کی ابتدا میں ہو، یا تم میں سے کوئی فنکری و نظریاتی لحاظ سے کسی نچلی سطح سے آیا ہو یا تم کسی غفلت کا شکار ہو گئے ہو اور کوئی نظریہ حیات نہیں پاتے تو اپنا مقصود بلند رکھو۔

پس اپنی توجہات اور قوت میں میجائی رکھو، یقیناً مملکت الہیہ بر بنائے حفاظت عافیت والی ہے۔

مباحث:-

الصلاة۔۔ مادہ **صل و**۔۔ معنی ”جسم کا پیچھلا حصہ“ مفہوم کے لحاظ سے ”پیچھے پیچھے چلنا۔“ قیام الصلاة“ یعنی ایسا نظم قائم کرنا جس کے پیچھے پیچھے چلا جائے۔ اسلامی مملکت کا بنیادی ڈھانچہ (آئین) جس کے پیچھے پیچھے چلا جائے۔

سُكَّارِي۔۔ مادہ **س ک ہ**۔۔ معنی۔ ”مدہوشی“

جُنْبًا۔۔ مادہ **ج ن ب**۔۔ معنی۔ ”پہلو، جنوب، اجنبی، دفع کرنا“۔۔ پہلو کے معنی سے بیوی کے ساتھ جسمانی تعلق کو **جُنْب** کہا جاتا ہے۔

عَابِرِي۔۔ مادہ **ع ب ر**۔۔ معنی۔ ”گزر جانا، پار کرنا، تعبیر بتانا، اعتبار کرنا، عبرت حاصل کرنا“ وغیرہ

تَعْتَسِلُوا مادہ **ع س ل**۔۔ معنی۔ ”دھونا“۔ (صفائی جسم کی ہو یا کپڑے کی)۔۔ معنوی لحاظ سے اور آیت کے سیاق و سباق میں ”ذہنی صفائی“

مَّرْضِي مادہ **م ر ض**۔۔ معنی ”کمزوری، بیماری“۔۔ معنوی لحاظ سے ”کسی بھی قسم کی کمزوری یا روگ“۔۔ جسمانی لحاظ سے معروف معنی میں ”جسم کو کسی بیماری کا لاحق ہو جانا“۔۔ معنوی لحاظ سے اور آیت کے سیاق و سباق کا خیال کرتے ہوئے ”نظریات میں کمزوری کا ہونا“

سَفَرٍ مادہ **س ف ر**۔۔ معنی۔ ”ایک جگہ سے دوسری جگہ تک کی منتقلی“، کو سفر کہا جاتا ہے۔ یہ زمینی سفر بھی ہو سکتا ہے اور عملی بھی۔ اسی مادہ سے سفیر، اور مسافر الفاظ معروف ہیں۔ ”سفیر“ وہ ہے جو ایک مقصد کو لیکر سفر کرتا ہے اور اس کے زمینی انتقال کے حوالے سے اسے مسافر کہا جاتا ہے۔

الْعَائِلِ مادہ **ع و ط**۔۔ معنی۔ ”غوطہ لگانا، کھودنا، گہرا کرنا“، کیونکہ غنیر ترقی یافتہ قوموں کے لوگ رفع حاجت کے لیے نیچے گھاٹی میں جاتے تھے اس لیے اس کے معنی گھاٹی کے ہو گئے اور معنوی لحاظ سے رفع حاجت بن گئے۔

رِسَاءً۔۔ مادہ **ن س و**۔۔ معنی۔ ”کسی عمل کو چھوڑ دینا، ذہول یا غفلت کی بنا پر قصد آگونی چیز چھوڑ دینا“

نَسِيَ **الامر** ”کوئی بات بھول جانا، نسیان“ کا لفظ اردو میں بھول جانے کے ایک مرض کو کہا جاتا ہے

اسی طرح روزمرہ میں اکثر یہ جملہ سننے کو ملت ہے کہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔۔ ”انساہ الشئ“ کسی سے کوئی چیز چھوڑ دینا کسی چیز سے غافل کر دینا“۔۔ (قاموس الوحید صفحہ ۱۶۴۵)

44	<p>أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتُرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ</p>
	<p>کیا تم نے ان لوگوں کو بالکل نہیں دیکھا جن کو احکام سے ایک حصہ دیا گیا کہ وہ گمراہی کی تجارت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ راستے سے ہٹادیں۔</p>
	<p>مباحث:- الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ ”جن لوگوں کو الکتاب کا ایک حصہ دیا گیا“۔ الکتاب یعنی وحی الہی یا احکام الہی کا ایک حصہ دینا اللہ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ علماء ہی کی خوبی ہوتی ہے کہ عوام کو مکمل تعلیمات سے بہرہ ور کرنے کی بجائے احکام الہی کا کچھ حصہ دے کر باقی اپنی تعلیمات کا اشتراک کر دیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی خون پسینی کی کسائی اڑا سکیں۔</p>
45	<p>وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا</p>
	<p>اور تمہارے دشمنوں کا مملکت کو خوب علم ہے اور مملکت بطور مددگار تمہارے لیے کافی ہے۔</p>
46	<p>مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمِعْ غَيْرَ مَسْمُوعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِالْسُنَّةِ هُمْ وَطَعْنَا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمِعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا</p>
	<p>وہ لوگ جو ہدایت یافتہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، احکام کو اپنی جگہ سے ہٹادیتے ہیں اور دین میں طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں... "ہم نے سنا اور ہم نے ان سنی کی (ہم نے نہ مانا) اور سنا جیسے نہ سنا گیا ہو"۔ اور بات کو ہیر پھیر کر کہتے ہیں "ہمیں رعایت دیں" اگر کہ انہوں نے کہا ہوتا "ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور ہم کو سنیے اور ہم پر نظر رکھیے" تو یقیناً ان کے لیے بہتر اور استحکام کی بات ہوتی۔ لیکن بسبب ان کے انکار کرنے کے... نتیجتاً یہ لوگ کم ہی امن قائم کرنے والے ہوں گے۔</p>

مباحث:-

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ

عَذَابٌ أَلِيمٌ میں بھی یہ لفظ "راعنا" وارد ہوا ہے۔

راعنا: مادہ: رع و یاء مع۔ معنی "حبانور کا چرانا، حفاظت کرنا، خیال رکھنا، رعایت دینا" مزید معنی کے لیے دیکھیے قاموس الوحید۔

راعنا: دو الفاظ کا مرکب ہے۔ ایک ہے "راع" جو فصل امر ہے جس کے معنی ہیں "رعایت دیں"۔ دوسرا لفظ ہے "نا" یہ جمع متکلم حاضر کی ضمیر ہے جس کے معنی ہیں "ہمیں"۔ (صفحہ ۳۹ جلد سوم، لغات القرآن رشید نعمانی)

47

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِنَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلِ أَنْ نَطْمَسَ وُجُوهُهَا
فَنَرُّهَا عَلَىٰ آدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعْنَا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا

اے وہ لوگو جن کو علماء نے کتاب دی ہے ان احکام کے ساتھ امن قائم کرو جو ہم نے پیش کیے ہیں اور جو ان احکام کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس تھے، اس سے پہلے کہ ہم کچھ چہروں کو بگاڑ دیں اور نتیجتاً انہیں پیٹھوں کے بل لوٹادیں۔ یا ان کو نعمتوں سے محروم کر دیں جیسے کہ پہلے بھی احکام الہی سے لاپرواہی برتنے والوں کو محروم کیا تھا۔

اور مملکت الہیہ کے لیے یہ وہ فیصلہ ہے جو ہو کے رہنے والا ہے۔

مباحث:-

اصحاب السبت۔۔ سبت والے لوگ۔۔۔۔۔ سوال ہوگا کہ سبت کیا ہے۔۔۔؟ آئیے سورہ النحل کی آیت ۱۲۴ دیکھتے ہیں۔

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ (ربا سبت، تو وہ ہم نے اُن لوگوں پر مسلط کیا تھا جنہوں نے اس کے احکام میں اختلاف کیا، اور یقیناً تیرا رب قیامت کے روز ان سب باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں (124) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)

غور کیجئے کہ السبت کسی دن کے نام سے قرآن نے نہیں موضوع بنایا ہے بلکہ یہ تو ان لوگوں پر بطور سزا توہینا گیا تھا کہ وہ احکام میں اختلاف کرنے لگے تھے۔۔ یہ تو ہمارے محدثین کی کرشمہ سازیاں ہیں کہ انہوں نے یہود کی احادیث کو قرآن کا منہ دے دیا ہے۔ اور یہود کے ساتھ ساتھ السبت کی چھٹی منانے لگے ہیں۔

السبت۔۔ مادہ س ب ت۔۔۔ ”کاہلی، سستی، لاپرواہی“ السبت معرف بالام ہونے کی وجہ سے وہ خاص سستی اور کاہلی کی روش جو لوگ تو انہیں قدرت کی طرف دکھاتے ہیں۔ مزید وضاحت سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۶۳ میں ہے۔

وَأَسْأَلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۱۶۳﴾

اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو ہر وقت بحران کے لیے تیار رہتے تھے کہ جب تو انہیں قدرت سے کاہلی میں حد سے بڑھ گئے تو ان کے پاس غیر الہی تعلیمات بطور شریعت آتی تھیں اور جب وہ تو انہیں قدرت سے کاہلی نہیں کرتے تھے تو یہ غیر الہی شریعتیں نہیں آتی تھیں۔ ہم نے انہیں اس وجہ سے آزمائش میں ڈالا کہ وہ نافرمان ہو گئے تھے (163)

گو کہ یہ سورہ النساء کا موضوع تو نہیں ہے لیکن السبت کا موضوع زیر بحث آگیا ہے اس لیے اس جگہ ان الفاظ کی بھی وضاحت ہو جائے جو سورہ النحل میں وارد ہوئے ہیں۔

الْبَحْرِ۔ مادہ ب ح ہ۔۔۔ معنی۔ ”سمندر، دریا، بحران“

حِيتَانُهُمْ۔ مادہ ح و ت۔۔۔ ”عنلط تعلیم، مسکرو فریب کرنا، دھوکہ دینا۔۔۔ مچھلی“

48	<p>إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَسِيَ إِثْمًا عَظِيمًا</p>
	<p>یقیناً مملکت الہیہ ان کو حفاظت نہیں دیگی جو اس کے احکام کے ساتھ اپنے احکام کا اشتراک کرتے ہیں البتہ اس کے علاوہ جرائم کی سزا سے اگر قانون مشیت میں ہوا تو محفوظ رکھے گا۔ اور جس نے بھی مملکت الہیہ کے احکام کے ساتھ اپنے احکام کا شرک کیا تو اس نے بہت بڑا جھوٹ گھڑا۔</p>
49	<p>أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا</p>
	<p>کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے بزعم خویش اپنا تزکیہ کیا۔۔۔! بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مملکت الہیہ اس کا تزکیہ کرتی ہے جو اس کے قانون مشیت پر پورا اترتا ہے۔ اور ان پر ذرہ برابر بھی ناانصافی نہیں کی جاتی ہے۔</p>
50	<p>انظُرْ كَيْفَ يَقْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَكَفَى بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا</p>
	<p>دیکھو۔۔۔ مملکت الہیہ پر یہ کس طرح سے جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور یہ جھوٹ صریح جرم ہونے کے لیے کافی ہے۔</p>
51	<p>أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجُبُتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا</p>
	<p>کیا تم نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا جو علماء کی طرف سے جعلی کتاب دیئے گئے۔ وہ رسومات اور مملکت الہیہ کے قوانین سے تجاوز کر کے خود ساختہ قوانین کے ذریعے امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور مملکت الہیہ کے احکام کا انکار کرنے والوں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ طریقہ کار میں اہل امن سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔</p>

	<p>مباحث:- اس سے پہلے بھی عرض کیا ہے اور اس مقام پر بھی واضح کر دیں کہ جہاں جہاں فعل مجہول آتا ہے وہاں فاعل کو دیکھنا ہوگا کہ فعل کی نسبت کس طرف ہے۔ بلا استثناء جہاں جہاں أُوْتُوا الْكِتَابِ یا أُوْتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ آیا ہے اس کی نسبت علماء کی طرف ہے۔ اس لیے واضح کرنے کے لیے اس مقام پر ترجمہ "جعلی کتاب" کیا ہے تاکہ بات مزید واضح ہو جائے۔ جبت۔ مادہ ج ب ت۔ معنی "ہر بے حقیقت اور بے معنی چیز، توہم پرستیاں، رسومات جن میں روح باقی نہ ہو"۔ (علامہ پرویز) طاغوت۔ مادہ ط غ ی۔ حد اور پیمانے سے باہر نکلنے کو کہتے ہیں۔ دریا کا پانی اپنے کناروں سے باہر آئے تو کہتے ہیں دریا میں طغیانی آگئی ہے۔ الطاغی قانون شکن اور حدود سے تجاوز کرنے والے کو کہتے ہیں۔</p>	
52	<p>أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ نَجِدَ لَهُ نَصِيرًا</p>	
	<p>یہ وہ لوگ ہیں جن کو مملکت الہیہ نے نعمتوں سے محروم کر دیا ہے اور جن کو مملکت الہیہ نعمتوں سے محروم کر دے ان کے لیے تم ہرگز کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔</p>	
53	<p>أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذَا أَلَا يُوْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا</p>	
	<p>کیا ان لوگوں کے لیے مملکت میں سے کوئی حصہ ہے جو کہ یہ لوگوں کو تل بھرا بھی نہیں دیتے ہیں۔</p>	
54	<p>أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا</p>	
	<p>کیا یہ لوگ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جن کو مملکت الہیہ نے اپنے فضل سے دیا ہے۔ تو ہم نے تو آل ابراہیم کو قانون اور دانائی اور عظیم مملکت عطا کی تھی۔</p>	
55	<p>فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَىٰ الْجَاهِلِينَ سَعِيرًا</p>	

	<p>پھر ان میں سے کچھ تو ان احکام کے ساتھ امن قائم کرنے والے ہوئے اور ان میں سے کچھ رک گئے۔ ایسوں کے لیے جہنم کی بھڑکتی آگ۔ (آپس کی دشمنی) ہی کافی ہے۔</p>	
	<p>جہنم قرآن کی اصطلاح ہے۔ جس سے مراد انسان کی آپس کی دشمنی کی آگ ہے جو اس نے خود بھڑکائی ہوئی ہے۔ سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ ملاحظہ فرمائیے۔</p>	
56	<p>إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ نَارًا كَلَّمَآ نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَلَتْهَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا</p>	
	<p>یقیناً ان لوگوں کو جہنم میں آگ میں جھونکیں گے۔ ہم جب بھی ان کی طاقت قوت کو برباد کرتے ہیں تو اس کو کسی دوسری طاقت و قوت سے بدل دیتے ہیں۔ تاکہ وہ سزا کا مزہ چکھیں۔</p> <p>یقیناً مملکت الہیہ بربنائے حکمت غلبے والی ہے۔</p>	
	<p>مباحث:-</p> <p>نضجت۔ مادہ ن ض ج۔۔ معنی ”گلا سڑا دینا“، مفہوم ”بر باد کرنا“۔</p> <p>جلودہم مادہ ج ل د۔۔ بنیادی معنی ”حفاظت“ کے ہیں۔ تمام مشتقات میں یہ معنی یہاں ہے جیسے ”جبد“، بمعنی ”کھال“، ”مجد“، کتاب یعنی ”محفوظ کی گئی“، کتاب۔ ابن فارس کے نزدیک اس کے بنیادی معنوں میں قوت اور طاقت ہیں۔ (علامہ پرویز)۔</p>	
57	<p>وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا هُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا ظِلْلٌ</p>	
	<p>اور وہ لوگ جہنم میں داخل کریں گے جن کی ماتحتی میں خوشحالیوں رواں دواں ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لیے اس ریاست میں باکردار ساتھی ہوں گے۔ اور ہم ان کو راحت اور آسائش میں داخل کریں گے۔</p>	

58	<p>إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا^ط</p>
	<p>یقیناً مملکت الہیہ تم کو حکم دیتی ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو واپس لوٹاؤ۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یقیناً مملکت الہیہ اس کے ذریعے کیا خوب نصیحت کرتی ہے۔ کوئی شک نہیں کہ مملکت الہیہ بربنائے بصیرت سننے والی ہے۔</p>
59	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا^ط</p>
	<p>اے وہ لوگو جسبہوں نے امن قائم کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ مملکت الہیہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنوں میں سے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم آپس میں کسی بات میں اختلاف کر بیٹھو تو اس تنازع کو مملکت الہیہ اور اس کے رسول کی طرف لے جاؤ، بشرطیکہ تم مملکت الہیہ کے ساتھ امن سے رہنا چاہتے ہو اور مکافاتِ عمل کے روز بھی امن والے بنا چاہتے ہو۔ یہ بات خیر بھی ہے اور نتیجتاً حسین بھی۔</p>
60	<p>أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا</p>
	<p>کیا تم نے غور نہیں کیا ان لوگوں کی حالت پر جو بزعم خویش یہ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ وہ ان سب کے ساتھ جو تمہاری طرف پیش کیا گیا اور جو تم سے پہلے پیش کیا گیا، امن قائم کرنے والے ہوئے، لیکن اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے سرکشوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔۔۔ حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا انکار کریں۔ سرکش لوگ تو یہی چاہتے ہیں کہ وہ ان کو دور کی گمراہی میں پہنچادیں۔</p>
61	<p>وَإِذْ أَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُتَنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا</p>

	<p>اور جب کہا جاتا ہے کہ مملکت الہیہ نے جو احکام جاری کیے ہیں اس طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ۔۔۔! تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ تم سے پہلو تہی کرتے ہیں۔</p>	
62	<p>فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ مِمَّا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا</p>	
	<p>پس اس وقت کیا ہوتا ہے جب ان پر ان کے اعمال کی بنا پر مصیبت نازل ہوتی ہے اور وہ تمہارے پاس آکر مملکت الہیہ کی حلفیہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف احسان کرنا اور اتحاد پیدا کرنا تھا۔</p>	
63	<p>أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا</p>	
	<p>یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق مملکت الہیہ خوب جانتی ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے، اس لیے ان سے اعراض برتو۔۔۔ اور ان کو نصیحت کرو اور ان سے ان کے لوگوں کے بارے میں بلند پایہ بات کرو۔</p>	
64	<p>وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا</p>	
	<p>اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا سوائے اس لیے کہ اس کی اطاعت مملکت الہیہ کے قوانین کے مطابق کی جائے۔ اور کاش جب ان لوگوں نے اپنے لوگوں پر ظلم کیا تھا تو تمہارے پاس آتے اور مملکت الہیہ سے اپنے جرائم کے برے نتائج کی معافی طلب کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں سزا کی معافی طلب کرتا۔ تو یہ مملکت الہیہ کو بارحمت رجوع کرنے والا پاتے۔</p>	

65	<p>فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا</p>
	<p>پس مملکت کی ربوبیت اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ امن قائم کرنے والے نہیں جب تک کہ یہ تم کو باہمی اختلافات میں منصف نہ بنائیں اور پھر یہ اس فیصلے پر جو تم نے کیا ہو، دل میں کوئی میل نہ محسوس کریں اور فیصلے کو ایسے تسلیم کریں جیسے اس کے تسلیم کرنے کا حق ہو۔</p>
66	<p>وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوْ احْرُقُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَنبِيئًا</p>
	<p>اور اگر ہم نے کہا ہوتا۔ کہ اپنے لوگوں سے جنگ کرو یا اپنے دائروں سے باہر آؤ، تو سوائے چند افراد کے، یہ لوگ اس بات پر عمل کرنے والے نہیں تھے۔ اور اگر یہ اس حکم پر عمل کر لیتے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو انہی کے لیے اچھا تھا اور ثابت قدمی کے لیے زیادہ مضبوط ہوتا۔</p>
67	<p>وَإِذْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا</p>
	<p>اور پھر تو ہم ان کو اپنے پاس سے ایک عظیم بدلہ دیتے۔</p>
68	<p>وَلَهَكَ بِنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا</p>
	<p>اور لازماً ہم ان کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتے۔</p>

مباحث:-

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کیا ہے۔۔۔؟؟

مسلمان روزانہ نماز میں سورہ الفاتحہ کی تلاوت کم از کم پچاس مرتبہ کرتا ہے۔ اور ۱۴۰۰ سال سے یہ دعا مانگ رہا ہے لیکن حیرت ہے کہ خدا نے مسلمان کو **صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** عطا نہیں کی۔

بے چارہ ہر روز صبح سے لے کر شام تک وہی **صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** کی رٹ لگائے رکھتا ہے۔ پتہ نہیں

مسلمان کو **صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** کیوں نہیں ملتی۔۔۔؟

اس کا جواب حاصل کرنے کے لیے سورہ الانعام کی آیت ۱۵۱ سے ۱۵۳ تک کا مطالعہ کیجئے۔ معلوم

ہو جائیگا کہ **صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** کیا ہے اور اسے حاصل کرنے کا ذریعہ مروجہ نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ کچھ اور ہے جو مولوی کبھی بھی نہیں بتایگا کیونکہ جس دن اس نے لوگوں کو بتا دیا کہ

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کیا ہے، یا لوگوں نے قرآن کھول کر سورہ الانعام کی ان آیات کا سرسری مطالعہ

بھی کر لیا تو نہ صرف نماز روزے سے چھٹکارا حاصل ہو جائیگا بلکہ یہ بھی پتہ لگ جائیگا کہ حج کے نام پر مسلمانوں کی خون پسینے کی کسائی کس طرح لوٹی جا رہی ہے۔ اور زکوٰۃ سال کے بعد ناپاک کسائی کو

پاک کرنے کا ذریعہ نہیں ہے۔ آئیے سورہ الانعام کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کیا ہے۔۔۔۔؟ آیات اور ان کا روایتی ترجمہ یہ ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيْكُمْ عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ أَغْلَبُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

مِنْ أُمَّلِكُمْ إِنَّكُمْ لَرِزْقِكُمْ وَآيَاتِهِمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي

حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۵۱﴾ کہہ دو آؤ میں تمہیں سنا دوں جو

تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ

کے ساتھ نیکی کرو اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے

حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے

حرام کیا ہے۔ تمہیں یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْكَيْلِ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا تَكِلِفُ

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

69	<p>وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحِينَ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا</p>
	<p>اور جس کسی نے بھی مملکت الہیہ اور اس کے پیامبر کی اطاعت کی تو یہ لوگ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر قدرت کی مہربانی ہوئی۔۔۔۔۔ یعنی۔۔۔۔۔</p> <p>سربراہان میں سے۔۔۔ اور دعوے کو سچ کر دکھانے والوں میں سے۔۔۔۔۔ اور احکامات الہی پر چل کر گواہی دینے والوں میں سے۔۔۔ اور اصلاحی کام کرنے والوں میں سے۔۔۔۔۔ اور کیا ہی حسین ان کی رفاقت ہے۔۔۔۔۔!!</p>
70	<p>ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا</p>
	<p>یہ حقیقی فضل ہے جو مملکت الہیہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس مملکت ہی کا علم کافی ہے۔</p>
71	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوْ انفِرُوا جَمِيعًا</p>
	<p>اے اہل امن! اپنا حفاظتی سامان اپنے ساتھ لیے رہو، پھر دستوں کی شکل میں نکلو یا فوج کی شکل میں۔</p>
72	<p>وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيَبْتَغِيَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَالْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا</p>
	<p>اور یقیناً تم میں ایسا شخص بھی ہے جو پس و پیش کرتا ہے، پھر اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مملکت الہیہ نے مجھ پر بڑی مہربانی کی کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔</p>
73	<p>وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا</p>

	<p>اور اگر تم پر مملکت الہیہ کا فضل ہو تو کہتا ہے جیسے اس کے اور تمہارے درمیان کبھی محبت یا دوستی تھی ہی نہیں، لیکن (سوچتا ہے) کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔</p>
74	<p>فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلْ أَوْ يُغْلَبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا</p>
	<p>تو وہ لوگ جو ادنیٰ زندگی کے بدلے اعلیٰ زندگی خریدتے ہیں، چاہئے کہ یہ لوگ مملکت الہیہ کی راہ میں جنگ کریں اور جو مملکت الہیہ کی راہ میں جنگ کرے اور پھر خواہ ناکام ہو یا غالب آئے۔ ہم اسے بڑا اجر دیں گے۔</p>
75	<p>وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَوْلَهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنَ لَدُنْكَ نَصِيرًا</p>
	<p>اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مملکت الہیہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کہتے ہیں اے ہمارے پانہار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے واسطے اپنے ہاں سے کوئی سرپرست اور مددگار مقرر کر۔</p>
76	<p>الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا</p>
	<p>وہ لوگ جنہوں نے امن قائم کیا وہ تو مملکت الہیہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں جبکہ وہ لوگ جو مملکت الہیہ کے احکام کا انکار کرتے ہیں، وہ سرکش اور حدود سے تجاوز کرنے والوں کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ اس لیے تم سرکش لوگوں کے سرپرستوں سے جنگ کرو۔ یقیناً سرکش لوگوں کی حپالیں کمزور ہوتی ہیں۔</p>

77	<p>أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشِيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشِيَةً وَقَالُوا لَوْلَا جَاءَنَا الْقِتَالُ لَوَلَّوْنَا إِلَىٰ أَجْلِ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا</p>
	<p>کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور مملکت الہیہ کے نظام کو قائم کرو اور معاشرے کو خوشحالی عطا کرو۔ پھر جب انہیں جنگ کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسا مملکت الہیہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی کہیں زیادہ ڈر... اور کہنے لگے اے ہمارے پالہسار! تو نے ہم کو جنگ کا حکم کیوں دے دیا، کیوں نہ ہمیں تھوڑی اور مہلت دی ہوتی۔ کہہ دو ادنیٰ زندگی کا فائدہ تھوڑا ہے اور اعلیٰ زندگی احکام سے ہم آہنگ رہنے والوں کے لیے بہتر ہے۔۔۔۔۔۔ اور ایک تاگے کے برابر بھی تم سے بے انصافی نہیں کی جائے گی۔</p>
78	<p>أَيُّمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلُّ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا</p>
	<p>جہاں کہیں بھی تم ہو گے۔۔۔۔۔ ناکامی تم کو گھیر لے گی خواہ تم کتنے ہی مضبوط برجوں میں کیوں نہ ہو۔ اور اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ مملکت کی طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے۔ تم کہہ دو کہ سب کچھ تو انہیں مملکت کی وجہ سے ہے۔ پس اس قوم کو کیا ہوا ہے کہ ایک بات کو سمجھنے کے قریب بھی نہیں ہیں۔</p>
79	<p>مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا</p>

	<p>جو کچھ بھی تم کو بھلائی سے پہنچتا ہے تو وہ تو قوانین مملکت کی طرف سے ہے۔ اور جو بھی تم کو برائی سے پہنچتا ہے وہ تمہاری اپنی وجہ سے ہے۔ اور ہم نے تم کو انسانوں کے لیے بطور ایک رسول بھیجا ہے۔ اور مملکت الہیہ بطور گواہ کافی ہے۔</p>
80	<p>مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا</p>
	<p>جس نے رسول کی فرمانبرداری کی پس اس نے مملکت الہیہ کی اطاعت کی۔ اور جو واپس مڑ گیا۔۔۔۔۔ تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔</p>
81	<p>وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَرُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّنُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا</p>
	<p>اور وہ کہتے ہیں کہ ہم مطیع فرمان ہیں مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ راتوں کو تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے۔ مملکت الہیہ ان کی یہ سرگوشیاں قلم بند کر رہی ہے تم ان کی پروا نہ کرو اور مملکت الہیہ پر بھروسہ رکھو، اور مملکت الہیہ معاملات کے بھروسے کے لیے کافی ہے۔</p>
82	<p>أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا</p>
	<p>پس کیا یہ قرآن پر غور نہیں کرتے۔۔۔ اگر کہ یہ قدرت کے علاوہ کسی کے پاس سے ہوتا تو وہ اس میں کثرت سے اختلافات پاتے۔</p>
83	<p>وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْحُوفِ إِذْ عَاوَبَهُ لَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَتَبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ الْأَقْلِيَاءَ</p>
	<p>اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو رسول اور صاحبان امر کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کو حبان لیتے اور اگر تم پر مملکت الہیہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا تم سب سرکش و نافرمان لوگوں کی پیروی کر ہی چکے تھے۔</p>

84	<p>فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا</p>	
	<p>پس مملکت الہیہ کی راہ میں لڑائی کرتے رہو۔ تم صرف اپنی ذات کے مکلف ہو۔ البتہ امن قائم کرنے والوں کو لڑنے کے لیے آمادہ کرو۔ بہت ممکن ہے کہ مملکت الہیہ کافروں کا زور توڑ دے۔ مملکت الہیہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ سخت ہے۔</p>	
85	<p>مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا</p>	
	<p>جو اچھی سفارش کرے اس کے لیے اس میں سے حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اس کے لیے اس میں سے حصہ ہے اور مملکت الہیہ ہر چیز کی اوقات (حدود و پیمانے) متعین کرتی ہے۔</p>	
86	<p>وَإِذْ أَحْبَبْتُمْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَنبَأْتُمُوهُمُ ابْنًا حَسَنًا مِنْهَا أَوْ مُرْدُوها إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا</p>	
	<p>اور جب کوئی تمہارے لیے حیات آفرینی کا باعث بنے تو تم اس کے لیے اس سے بڑھ کر حیات آفرینی کا باعث بنو یا اس جتنا ہی۔! یقیناً مملکت الہیہ ہر چیز کا حساب رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔</p>	
87	<p>اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا</p>	
	<p>نہیں ہے کوئی عبدیت کے لائق سوائے اس الہ کے جو لازماً تم سب کو جمع کرے گا اس دن جب کہ دین کا قیام عمل میں آئے گا اور کون ہے مملکت الہیہ کے مقابلے میں زیادہ سچ کر دکھانے والا۔</p>	

	<p>مباحث:- اس آیت کے سیاق و سباق پر اگر تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ ایک جنگ کے لیے لوگوں کو تیار کیا جا رہا ہے۔ اب اس آیت میں اس جنگ کی کامیابی کی وعید ہے جس کو يَوْمِ الْقِيَامَةِ کہا گیا ہے، جس کے لیے کہا گیا کہ۔۔۔ اور کون ہے مملکت الہیہ کے مقابلے میں زیادہ سچ کر دکھانے والا۔"</p>	
88	<p>فَمَا لَكُمْ فِي الْمُتَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَمْرٌ كَسِبْتُمْ بِهِمَا كَسِبُوا أَثْرِيْدُونَ أَنْ تَهْتَدُوا مِنْ أَضَلِّ اللَّهِ ^ط وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا</p>	
	<p>پس تمہارا کیا معاملہ ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو جب کہ مملکت الہیہ نے ان کے اعمال کے سبب انہیں پہلی حالت پر ہی چھوڑ دیا ہے کیا تم اسے ہدایت دینا چاہتے ہو جسے مملکت الہیہ نے گمراہی پر چھوڑ دیا ہے.... اور جسے مملکت الہیہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔</p>	
89	<p>وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَاغْدُ وَهُمْ وَأَثَلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وُلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ^ط</p>	
	<p>وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کفر کرنے لگو تاکہ تم سب یکساں ہو جاؤ لہذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ مملکت الہیہ کی طرف ہجرت نہ کریں۔۔۔۔ اور اگر وہ دارالکفر کی طرف لوٹ جائیں تو ان کا مواخذہ کرو اور جس حیثیت میں بھی ان کو پاؤ، ان سے جنگ کرو۔۔۔ لیکن ان میں سے کسی کو اپنا سرپرست اور مددگار نہ بناؤ۔</p>	
	<p>مباحث:- ان آیات سے معلوم ہو رہا ہے کہ کفار کی مملکت سے گفت و شنید ہو رہی ہے لیکن وہ اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ مملکت الہیہ کی طرف ہجرت کرنے کی بجائے 'دارالکفر' کی طرف ہی لوٹ جائیں تو کھلی جنگ ہے.... لیکن ہر صورت میں انکو اپنا سرپرست اور مددگار کے طور پر قبول نہ کرنا۔</p>	

90	<p>إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتِلُوكُمْ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا</p>	
	<p>سوائے ان لوگوں کے جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے یا جو تمہارے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو تذبذب کے شکار ہیں، اور فیصلہ نہیں کر پارہے کہ تم سے جنگ کریں یا اپنی قوم سے جنگ کریں۔ اگر مملکت الہیہ چاہتی تو ان کو تم پر مسلط کر دیتی اور وہ تم سے جنگ کرتے۔ لہذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور تم سے جنگ کرنے سے باز رہیں اور تمہاری طرف سلامتی کا ہاتھ بڑھائیں تو مملکت الہیہ نے تمہارے لیے ان پر دست درازی کا کوئی جواز نہیں رکھا ہے۔</p>	
91	<p>سَتَجِدُونَ آخِرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلًّا مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكْفُوا أَيَدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَئِكَ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا</p>	
	<p>یقیناً تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جو چاہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ بھی امن سے رہیں اور اپنی قوم کے ساتھ بھی امن سے رہیں۔ مگر جب کبھی فتنے کا موقع پاتے ہیں تو اس میں کود پڑتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلے سے باز نہ آئیں اور نہ تو تمہاری طرف سلامتی کا ہاتھ بڑھائیں اور نہ ہی اپنے ہاتھ روکیں تو انہیں جس ثقافت میں پاؤ ان کا مواخذہ کرو اور ان سے جنگ کرو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے خلاف تمہارے پاس ایک واضح جواز موجود ہے۔</p>	

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَرِدْيَةٌ
 مُسْلِمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ
 وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدْيَةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ
 يَجِدْ فَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

کسی مومن کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی مومن کو قتل کرے، الا یہ کہ اُس سے
 عنطلی ہو جائے۔

۱۔ اور جو شخص کسی مومن کو عنطلی سے بھی قتل کر دے تو اسے (مملکت الہیہ کو) ایسی
 تحریر دینی ہے جو امن کی نگہبانی کی ضمانت دے اور اس کے اہل کے لیے سلامتی
 کا حق تسلیم کرے۔ الا یہ کہ وہ صدقہ کریں۔

۲۔ لیکن اگر وہ مقتول کسی ایسی قوم سے ہوتا جس سے تمہاری دشمنی ہو لیکن وہ
 مومن ہوتا تو اسے (مملکت الہیہ کو) ایسی تحریر دینی ہے جو امن کی نگہبانی کی ضمانت
 دے۔

۳۔ اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد ہوتا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس
 کے اہل کے لیے سلامتی کا حق تسلیم کرے۔ اور (مملکت الہیہ کو) ایک ایسی تحریر دے
 جو امن کی نگہبانی کی ضمانت دے۔

اور اگر وہ یہ سب نہ کر سکے تو اس کے لیے دونوں حالتوں (امن اور جنگ) کی تربیت ہے۔
 یہ مملکت الہیہ کی طرف سے مہربانی ہے۔
 اور مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم والی ہے۔

مباحث:-

رَدِيَّةٌ مَادَه- وِدِي- رَدِيَّةٌ اَصْل مِيں وِدِي- يَدِي كَامَصْر رَه- مَعْنِي- ”كُي پْر مَصِيْبَت اَنَا، طَرِيْق،

مَسْلَك-“ اِسْتَوْدِي بِحَق ” كُي كَا حَق تَسْلِيْم كَرْنَا،

فَتْحَرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ يِه مَرْكَب ”مَرْكَب اِضَافِي“ ه- جِس مِيں مِضَاف تَحْرِيْر ه- اُوْر مَرْقَبَه

مُؤْمِنَةٌ بَزَات خُوْد ”مَرْكَب تُو صِيْفِي“ ه- اُوْر تَحْرِيْر كَا ”مِضَاف اِلَيْهِ“ ه- اِس پُوْرے مَرْكَب كُو

سَجْهْنِي كِي لِيَه هِر لَفْظ كِي مَعْنِي سَجْهْنِي ضَرْوَرِي هِيں-

لَفْظ تَحْرِيْر بَهْت مَعْرُوْف ه- كُي بِي لَكْهِي چِيْز كُو تَحْرِيْر كِهْتِي هِيں-

مَرْكَب رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ كِي مَعْنِي هِيں اِيْسي تَكْهَبَانِي جِس كِي صِفَت اِمْن دِيْنِي كِي كِيْفِيْت هُو- رَقَبَةٍ كِي مَعْنِي ”تَكْرَانِي

كَرْنَا، اِنْظَار كَرْنَا، مَتَنَب كَرْنَا، مَعْرُوْف هِيں- مَاخُوْذ مَعْنِي مِيں گَرْدَن اُوْر شَخْص وَغِيْرَه بِي هِيں- مُّؤْمِنَةٍ كِي

مَعْنِي تُو بَهْت مَعْرُوْف هِيں- ”اِمْن دِيْنِي وَالِي“-

وِدِيَّةٌ مُّسَلَّمَةٌ بِي مَرْكَب ه- اُوْر وِدِيَّةٌ كِي مَعْنِي ”كُي كِي حَق كُو تَسْلِيْم كَرْنَا“ ه- اُوْر مُّسَلَّمَةٌ كِي مَعْنِي سَلَامَتِي دِيَا

گِيَا، اِيْنِي پُوْرے مَرْكَب كِي مَعْنِي هُوئے ”اِيَا حَق جِس سَلَامَتِي كِي بِنَا دِيْر تَسْلِيْم كِيَا گِيَا هُو“

93

وَمَنْ يَقْتُلْ مُّؤْمِنًا مُّتَعَدًّا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَةُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيْمًا

جُو شَخْص بِي كُي مُؤْمِن كُو حَبَان بُوْجْه كَر قَتْل كَرے تُو اُس كِي جَزَا جَهَنَّم ه- جِس مِيں وَه هَمِيْش رَهے گَا اُس پْر مَمْلَكَت اَلِهِيَه كَا غَضَب اُوْر اُس كِي لَعْنَت ه- اُوْر اِس نِي اِس كِي لِيَه سَخْت عِزَاب تِيَار كَر رَكْهَا ه-

94

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حَضَرَ بُعْثُكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُّوْا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُّؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَعَاذٌ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّن قَبْلُ فَمَنْ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُّوْا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

	<p>اے امن کے قائم کرنے والو جب تم مملکت الہیہ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہاری طرف سلامتی کا پیغام دے اُسے یہ کہہ کر رد نہ کرو کہ تم مومن نہیں ہو۔۔۔</p> <p>البتہ اگر تم ادنیٰ زندگی کا فائدہ چاہتے ہو تو مملکت الہیہ کے پاس تمہارے لیے بہت سے اموال غنیمت ہیں۔ تم خود بھی تو اس سے پہلے اسی حالت میں تھے۔ پھر مملکت الہیہ نے تم پر احسان کیا، لہذا تحقیق سے کام لیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو مملکت الہیہ اُس سے باخبر ہے۔</p>	
95	<p>لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِهِ أُولِي الصَّرِيحِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا</p>	
	<p>مومنوں میں سے وہ لوگ جو کسی تکلیف کے بغیر پیچھے بیٹھے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو مملکت الہیہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے والے ہیں ہر گز یکساں نہیں ہوتے۔۔۔۔!!</p> <p>مملکت الہیہ نے پیچھے بیٹھے رہنے والوں کی بے نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لیے مملکت نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر مملکت الہیہ نے بیٹھے رہنے والوں کے مقابلے میں مجاہدین کو اجر عظیم سے نوازا ہے۔</p>	
96	<p>دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا</p>	
	<p>اُن کے لیے مملکت کی طرف سے درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے، اور مملکت الہیہ برسنائے رحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔</p>	
97	<p>إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا قَالُوا لَئِن لَّا نُرَىٰ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا</p>	

	<p>بے شک وہ لوگ جو اپنے لوگوں پر ظلم کر رہے تھے ان کو جب نافذین احکام نے بھرپور بدلے دیئے تو ان سے پوچھا کہ تم کیونکر اس حال میں تھے۔؟ انہوں نے جواب دیا ہم اس ملک میں بے بس تھے۔</p> <p>نافذین احکام نے پوچھا کہ مملکت الہیہ کی زمین اتنی وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔؟ سو ایسوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔</p>	
	<p>مباحث:-</p> <p>۱۔۔ کیا واقعی ایسا ہے کہ اگر کوئی کسی ملک میں مظلوم ہے تو وہ کسی بھی دوسرے ملک میں پناہ لے سکتا ہے۔۔۔۔۔؟؟</p> <p>۲۔۔ کیا واقعی ہم سے سوال ہو گا قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَأَسِعَتْ فِتْنَهَا جِزْوَافِيهَا۔۔۔۔۔؟؟</p> <p>۳۔۔ کیا خدا کو نہیں معلوم کہ ہجرت میں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔؟؟</p> <p>۴۔۔ کہنے کو دنیا میں بہت سارے ممالک یہ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ وہ مسلم ممالک ہیں لیکن کیا وہ ہر مسلم کو اپنا شہری بنانے کو تیار ہیں۔۔۔۔۔؟؟</p> <p>اصل بات یہ ہے کہ ہمارے مفسرین نے یہ احکام ایک حسانہ بدوش معاشرے کے لیے محدود کر دیئے ہیں اور ایسے زمانے کے لیے محدود کر دیئے ہیں جب ہر کام کا ذمہ دار اللہ کو قرار دیا جاتا تھا اور قرآن کے تراجم میں ہر ہونی اور انہونی کو اللہ کے کھاتے میں ڈال دیتے تھے۔</p> <p>یاد رکھیے سورہ النساء میں جہاں جہاں اللہ کا لفظ آیا ہے وہاں وہاں اللہ سے مراد مملکت الہیہ یا مملکت الہیہ کے قوانین ہیں۔۔۔۔۔ اور</p> <p>مملکت الہیہ تو وہی مملکت ہوگی جو اتنی وسعت رکھے کہ ہر مسلم کو اپنا شہری بنانے کو تیار ہو۔</p>	
98	<p>إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ لَيْسْتَ طِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا</p>	
	<p>البتہ جو مرد، عورتیں اور بچے واقعی بے بس ہیں اور نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ نہیں پاتے۔</p>	
99	<p>فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا</p>	
	<p>بہت ممکن ہے کہ مملکت الہیہ ان کو عافیت میں لے لے اور مملکت حفاظت کے ساتھ عافیت میں لینے والی ہے۔</p>	

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مَرَاغِمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ يُخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

جو کوئی مملکت الہیہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں آسائش کے بہت سے مقامات اور وسعت پائے گا۔ اور جو اپنے گھروں سے مملکت الہیہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے، پھر ناکامی اس کو پکڑ لے تو اُس کا اجر مملکت الہیہ کے ذمے واجب ہو گیا کیونکہ مملکت الہیہ بر بنائے رحمت مغفرت فرمانے والی ہے۔

مباحث ما قبل الآیۃ:۔

یکھئے سورہ النساء کا موضوع ہی جنگ ہے اور اس سے پیدا شدہ حالات سے کیسے نبرد آزما ہوا جائے۔ اوپر کی آیات میں بھی جنگ سے متعلق مسائل کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ آگے بھی اسی موضوع کے تحت ہی احکامات دئے جائیں گے۔ آئیے چند آیات پہلے (۹۵ تا ۹۳) کا ترجمہ ایک مرتب پھر دیکھ لیتے ہیں۔ گو کہ پوری سورہ ہی اسی موضوع کے تحت وارد ہوئی ہے۔۔۔۔۔!

اے اہل امن جب تم مملکت الہیہ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کرو اور جو تمہاری طرف سلامتی پیش کرے اُسے یہ نہ کہہ دو کہ تم مومن نہیں ہو اگر تم ادنیٰ زندگی کا فائدہ چاہتے ہو تو مملکت الہیہ کے پاس تمہارے لیے بہت سے اموال غنیمت ہیں۔

تم خود بھی تو اس سے پہلے اسی حالت میں تھے۔ پھر مملکت الہیہ نے تم پر احسان کیا، لہذا تحقیق سے کام لیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو مملکت الہیہ اُس سے باخبر ہے

مومنوں میں سے وہ لوگ جو کسی تکلیف کے بغیر پیچھے بیٹھے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو مملکت الہیہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے والے ہیں یکساں نہیں ہوتے۔

مملکت الہیہ نے پیچھے بیٹھے رہنے والوں کی نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لیے مملکت نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر مملکت الہیہ نے پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے مقابلے میں کواجر عظیم سے نوازا ہے۔

اُن کے لیے مملکت کی طرف سے درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے، اور مملکت الہیہ بر بنائے رحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔

آئیے آگے مطالعہ کرتے ہیں۔

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا أَعْدَاءً مُّبِينًا

	<p>اور جب تم لوگ جنگی سفر کے لیے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر فوجی مشقوں میں اختصار کر لو جبکہ تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں فتنے میں ڈالیں گے یقیناً وہ تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں۔</p>	
102	<p>وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أذىٌ مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرَضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا</p>	
	<p>اور جب تم ان میں موجود ہوتے ہو اور ان کے لیے فوجی نظم قائم کرنا چاہتے ہو تو چاہئے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہو۔۔۔ اور چاہئے کہ اسلحہ لیے رہے۔۔ پس جب سجدہ کر چکیں تو تم لوگوں کے پیچھے چلے جائیں۔</p> <p>اور چاہئے کہ دوسری جماعت جس نے فوجی نظم کو بالکل نہیں ادا کیا وہ تمہارے ساتھ فوجی نظم میں شامل ہو۔ اور یہ جماعت اسلحہ کے ساتھ ساتھ مزید حفاظتی سامان بھی لے لے، کیونکہ کافر تو چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے غافل ہو تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔</p> <p>البتہ اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف میں ہو یا کہ تم بیمار ہو تو اسلحہ رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اپنے بچاؤ کا سامان پھر بھی لیے رہو۔ یقیناً مملکت الہیہ نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار رکھا ہے۔</p>	

مباحث:-

ویسے تو "حقیقت صلواہ" میں اس آیت پر مفصل بحث کی جا چکی ہے۔ لیکن یاد دہانی کے لئے عرض ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔ یہ آیات جنگ کے پس منظر میں وارد ہوئی ہیں۔ اب سوچئے کہ کم از کم ہزاروں کی فوج دو حصوں میں تقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھانے کا اہتمام کرنا کتنا مشکل رہا ہوگا۔ ذرا چشم تصور سے سوچئے کہ رات تہمتاب آدھی فوج کے ساتھ پہلی رکعت پڑھنے کے بعد کس کیفیت میں رہتے ہونگے۔ اس جماعت نے جس نے ایک رکعت پڑھ لی وہ تو اپنی جگہ چھوڑ رہی ہوگی جبکہ دوسری جماعت جس نے نماز ادا نہیں کی وہ نماز پڑھنے کے لیے رات تہمتاب کے پیچھے کھڑے ہونے کے لیے پہلوں کی جگہ لے رہی ہوگی۔۔۔۔۔ تو کتنی افراتفری مچ رہی ہوگی۔۔۔ اور اس تبدیلی کے عمل میں کتنا وقت صرف ہوتا ہوگا، اس وقت میں کتنے خطرات لاحق ہوتے ہوں گے۔۔۔۔۔ سوچئے کہ یہی عمل دن میں پانچ مرتبہ ہو تو فوج کو اس عمل کے علاوہ کون سا وقت ملے گا کہ وہ جنگ کی صورت حال کی طرف غور کریں گے۔

مفسرین کے مطابق پہلی رکعت کے بعد ایک جماعت اسلحے سے لیس ہو رہی ہوتی ہے اور دوسری جماعت اسلحہ اتار رہی ہوتی ہے۔

سوال ہوگا کہ دشمن سے کون لڑ رہا ہے۔۔۔؟؟؟؟ اور خفیہ مورچے اور یکبارگی حملہ کے لیے گھات لگائے ہوئے سپاہ کس طرح خفیہ رہتی ہوگی۔۔۔۔۔؟؟؟

رات تہمتاب کے زمانے میں جنگ آمنے سامنے دو بدو ہوا کرتی تھی اور آج بھی بعض حالات میں دشمن کے ساتھ ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ فوج آمنے سامنے ہوتی ہے، تو ایسی حالت میں فوج کو کس طرح بلا کر نماز پڑھائی جا سکتی ہے؟

رات تہمتاب اپنی فوج کے سپریم کمانڈر تھے۔ اور اگر وہی نماز پڑھانے میں مشغول رہے ہونگے تو فوج کا کنٹرول کس نے سنبھالا ہوگا۔۔۔؟؟ ان کو تو دورانِ امامت معلوم ہی نہ ہوتا ہوگا کہ فوج کس حالت میں ہے۔۔۔!!!

پہلی جماعت کے لیے حکم ہے کہ وہ صرف اسلحہ لیے رہے **وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ** (اور وہ اسلحہ لے لیں) جبکہ دوسری جماعت کے لیے حکم ہے کہ وہ نہ صرف اسلحہ بلکہ حفاظت کا سامان بھی لیے

رہے۔ **وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ** (اور وہ اسلحہ اور حفاظت کا سامان لے لیں)۔ نماز میں یہ تفریق کیوں۔۔۔؟؟ بلاشبہ یہ تو کوئی جنگی حکمت عملی نظر آرہی ہے جس میں آدھی فوج کو اسلحہ کی تربیت offensive دی جا رہی ہے اور آدھی فوج کو نہ صرف offensive بلکہ defensive مدافعتی تربیت بھی دی جا رہی ہے۔

تفصیل کے لیے "حقیقت صلواہ" ملاحظہ فرمائیے۔

103	<p>فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأَنَّكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا</p>
	<p>پس جب تم فوجی نظم کا فیصلہ کر چکو تو مملکت الہیہ کی اس وقت یاد دہانی کراتے رہو جب کہ تم جنگ میں ڈٹ کر کھڑے ہوئے ہو یا تم نے پڑاؤ ڈالا ہے اور اپنے اطراف میں، اور جب تم اطمینان کی کیفیت میں آ جاؤ تو نظام کو قائم کرو۔ یقیناً اسلامی نظام مومنین پر ایسا قانون ہے جو بذات خود محدود ہے۔</p>
	<p>مباحث:- إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔۔۔۔۔ آئیے اس آیت کے اس جزو کی تحلیل کرتے ہیں تاکہ اس کے معنی و مفہوم واضح ہو جائیں۔ یہ آیت جملہ اسمیہ ہے۔ الصَّلَاةُ مبتدا ہے اور كِتَابُ اس کی خبر ہے۔ إِنَّ کلمہ حصر ہے۔ إِنَّ کے اثر سے الصَّلَاةُ نصبی حالت میں ہے۔ كَانَتْ فعل ناقص ہے۔ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ متعلق خبر ہے۔ كِتَابًا کانت کے زیر اثر نصبی حالت میں ہے۔ مَّوْقُوتًا اسم المفعول ہے اور مرکب تو صیغی کا حصہ ہے اور کتاب کی صفت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے حقیقت الصلوٰۃ دیکھئے۔</p>
104	<p>وَلَا تَهْتُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۚ إِن تَكُونُوا تَأْمِنُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْمِنُونَ كَمَا تَأْمِنُونَ ۚ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا</p>
	<p>اور تم اس باغی قوم کی بغاوت کے معاملے میں سستی نہ کرو۔ اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی تکلیف پہنچتی ہے جیسی تکلیف تمہیں پہنچ رہی ہے، حالانکہ تم مملکت الہیہ سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو امیدیں وہ نہیں رکھتے۔ اور مملکت الہیہ حکمت کے ساتھ علم والی ہے۔</p>

مباحث:-

ابْتِغَاءً۔۔ مادہ۔ ب غ می۔۔ معروف معنی۔ ”بغاوت“ کے ہیں لیکن میانہ روی کی حد سے بڑھ جانے کو بھی بغاوت کہتے ہیں کیونکہ پس منظر میں ہم ایک جنگ اور بغاوت کے حالات کا ذکر پڑھ چکے ہیں اس لیے اس جگہ القوم کا ترجمہ باغی قوم کیا ہے۔

105

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ أَرَأَى اللَّهُ وَرَأَى النَّاسَ لَلْخَائِنِينَ خَصِيمًا

ہم نے تمہاری طرف حق کی کتاب پیش کی ہے تاکہ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلے کرو جو مملکت الہیہ نے تمہیں سنبھایا ہے۔ اور خیانت کاروں کے طرفدار نہ بنو۔

106

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

اور مملکت الہیہ سے حفاظت طلب کرو کہ وہ رحمت کے ساتھ حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔

107

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا

اور خبردار جو لوگ خود اپنے لوگوں سے خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے دفاع نہ کرنا۔ کہ مملکت الہیہ کو ایسا شخص پسند نہیں ہے جو احکام کی نافرمانی کرنے والا خیانت کار ہو۔

108

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُمْ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّنُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا

یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات کو چھپاتے ہیں مگر مملکت الہیہ سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں۔۔۔ مملکت الہیہ ان کے سارے اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

	<p>مباحث:- کہنے کو تو یہ بات عجیب لگے گی لیکن دنیا میں ایسے ممالک موجود ہیں جہاں کی حکومت کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے کہ رات کو لوگ گھروں میں کیا کر رہے ہیں۔ مسلم ممالک میں بھی اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔۔۔ لیکن منفی انداز سے۔ جب کہ کچھ ممالک میں عوام کی خدمت کے لیے مملکت باخبر رہتی ہے۔</p>	
109	<p>هَآ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا</p>	
	<p>ہاں! تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ان مجرموں کی طرف سے ادنیٰ زندگی کے معاملے میں بحث مباحثہ کیا، لیکن دین کے قیام کے وقت ان کی طرف سے مملکت الہیہ سے کون بحث کرے گا؟ آخر وہاں ان کا وکیل کون ہوگا؟</p>	
110	<p>وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا</p>	
	<p>اگر کوئی شخص برا فعل کر گزرے یا اپنے لوگوں پر ظلم کر جائے اور اس کے بعد مملکت الہیہ سے درگزر کی درخواست کرے تو مملکت الہیہ کو رحمت کے ساتھ درگزر کرنے والا پائے گا۔</p>	
111	<p>وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِثْمًا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا</p>	
	<p>اور جو برائی کساتا ہے تو وہ اپنے ہی خلاف کرتا ہے اور مملکت الہیہ علم والی صاحبِ حکمت ہے۔</p>	
112	<p>وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا</p>	
	<p>اور جو شخص بھی کوئی عنسلی یا حکم عدولی کر کے کسی دوسرے معصوم کے سر ڈال دیتا ہے تو وہ بہتان اور کھسلی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔</p>	

113	<p>وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضْلُوكَ وَمَا يُضْلُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَصُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا</p>
	<p>اگر تم پر مملکت الہیہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو ان کی ایک جماعت نے تم کو بہکانے کا ارادہ کر لیا ہوتا اور یہ اپنے لوگوں کے علاوہ کسی کو گمراہ نہیں کرتے ہیں اور تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے اور قدرت نے تم پر قوانین قدرت اور دانائی پیش کی ہے اور تم کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا ہے جن کا تم کو علم نہ ہتا اور یہ تم پر قدرت کا بہت بڑا فضل ہے۔</p>
114	<p>لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نُّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا</p>
	<p>لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی سوائے یہ کہ کوئی کسی دعوے کو سچ کر دکھانے کی بات کرے یا قوانین مملکت کی بات کرے یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کے لیے کوئی بات کرے۔ اور جو کوئی مملکت الہیہ کے احکام کے مطابق عمل کرے گا اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔</p>
	<p>مباحث:- ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ کا ترجمہ عموماً "اللہ کی رضا جوئی کے لیے" کیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر اللہ سے مراد حقائق کائنات، قدرت، قوانین قدرت، قدرت کا نظام، اور ان قوانین پر مبنی اس دنیا میں متشکل نظام مراد ہوتا ہے۔ سیاق و سباق سے متعین کیا جاسکتا ہے کہ کیا مفہوم صحیح اور معقول ہے۔</p>
115	<p>وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ ۗ جَهَنَّمَ ۗ وَسَاءَتْ مَصِيرًا</p>

	<p>مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، در آں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اس کو ہم اسی راہ کی طرف چلنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں جس طرف وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین حبانے قرار ہے۔</p>	
116	<p>إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا</p>	
	<p>یقیناً مملکت الہیہ ان کو معاف نہیں کریگی جو اس کے احکام کے ساتھ اپنے احکام کا اشتراک کرتے ہیں البتہ اس کے علاوہ جرائم کی سزا سے محفوظ کر دے گی۔ اور جس نے بھی مملکت الہیہ کے احکام کے ساتھ اپنے احکام کا شرک کیا تو وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔</p>	
117	<p>إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَانَا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا</p>	
	<p>وہ تو صرف کمزور ہستیوں کی ہی دعوت دیتے ہیں یعنی وہ تو صرف سرکش نافرمان مردود انسانوں کی ہی دعوت دیتے ہیں۔</p>	
	<p>مباحثہ:- دعا بمعنی۔ ”دعوت، پکار“ وغیرہ اناث یا اصنام بمعنی وہ زندہ یا مردہ ہستیاں جو اصلاً خود تو بہت کمزور ہوتے ہیں لیکن ان کی طرف رجوع کرنے والے ان کو ہر مسئلے اور مشکل سے آزادی دلانے والا سمجھتے ہیں۔ یہاں تک پہنچتے پہنچتے آستانہ کے قاری کو اتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ لوگ احکام الہی کو رد کر کے نہ صرف زندہ لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ ان کے بسائے ہوئے قوانین کو حتیٰ سمجھتے ہیں۔</p>	
118	<p>لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا</p>	
	<p>مملکت الہیہ ایسے سرکش قانون شکن مردود کو نعمتوں سے محروم رکھتی ہے، لیکن سرکش قانون شکن نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا حصہ تولے کر رہوں گا۔</p>	

119	<p>وَالْأَضْلَالَهُمْ وَلَا مَنِيَّةَ لَهُمْ وَلَا يُرْجَوْنَ لَهُمْ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرًا مُّبِينًا</p>
	<p>اور انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور میں انہیں مختلف آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور جانور نما لوگوں کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ختم کریں گے اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ قدرت کے دیئے ہوئے اخلاقیات کو ضرور بدل دیں گے... اور جو قوانین قدرت کو چھوڑ کر سرکش قانون شکن کو اپنا سرپرست بنائے گا تو وہ تو واضح نقصان میں پڑ گیا۔</p>
	<p>مباحث:- چوپائے سے مراد وہ لوگ ہیں جو جانوروں جیسی زندگی گزارتے ہیں۔ کان کترنے سے مراد ایسے ہی جانور نما شخص کی سماعت کی صلاحیت کو ختم کرنا ہے۔ اور اس کا مشاہدہ ہمیں مذہبی پیشوائیت سے متاثرہ لوگوں میں خوب ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کوئی شخص کسی بھی مذہب کے پیشوا کے چنگل میں پھنس گیا تو وہاں سے اس کا نکلنا ناممکن ہوتا ہے۔ اور اسے کچھ بھی سمجھاؤ اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ وہ ایک چوپائے کی طرح کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ کسی جانور کے کان کاٹنے یا چھید کرنے سے خدا کی خدائی میں کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ اتنا سچا ہو جائیگا۔۔۔!!</p>
120	<p>يَعِدُهُمْ وَيُمَدِّدُهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا</p>
	<p>وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔ اور ایسا سرکش نافرمان شخص لوگوں سے وعدہ نہیں کرتا مگر فریب دینے کے لیے۔</p>
121	<p>أُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا</p>
	<p>یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس سے وہ چھٹکارے کی راہ نہیں پائیں گے۔</p>
122	<p>وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا</p>

127	<p>وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۗ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَأَىٰ النِّسَاءِ الَّذِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْعَبُونَ أَن تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُوا بِاللِّيتَاءِ بِالْقِسْطِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا</p>
	<p>کمزور افراد کی جماعتوں کے بارے میں لوگ تم سے سوال کریں گے۔ جواب دو کہ قوانین قدرت تم کو ان کے بارے میں بتاتی ہے اور ساتھ ہی کمزور افراد کی جماعتوں کے بارے میں وہ احکام بھی یاد دلاتی ہے جو پہلے سے تم کو ان کمزور افراد کی جماعتوں کے بارے میں سنائے جا چکے ہیں، یعنی وہ احکام جو ان کمزور جماعتوں کے متعلق جن کے حق تم ادا نہیں کرتے، بلکہ اس کے برعکس تم ان سے معاہدے کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔!۔۔ اور وہ احکام بھی تم کو بتائے جاتے ہیں جو ان کے متعلق ہیں جو بیچارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اور یہ کہ تم کمزوروں کے لیے عدل و انصاف کے ساتھ موقف پر ڈٹ جاؤ۔ اور جو بھلائی تم کرو گے وہ مملکت الہیہ کے علم میں ہوگی۔</p>
128	<p>وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۗ وَإِنِ مُحْسِنًا وَتَقُوا فَإِنَ اللَّهُ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا</p>
	<p>جب کسی جماعت کو اپنے سرپرست سے حق تلفی یا بے توجہی کا خطرہ محسوس ہو تو دونوں پر کوئی رکاوٹ نہیں کہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔ صلح بہر حال بہتر ہے۔ نفسانی خواہش تو تنگ دلی کی طرف مائل کرتی ہے، لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور احکام الہی سے ہم آہنگ رہو تو یقیناً مملکت الہیہ تم جو کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔</p>
129	<p>وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۗ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَنَازِلُوهَا كَالْمَعْلَقَةِ وَإِنِ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا</p>

	<p>اور تم ان کمزور جماعتوں کے درمیان عدل کرنا بھی چاہو تو عدل نہ کر سکو گے۔ سو تم بالکل ہی ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری جماعت کو لکتا چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرتے رہو اور احکام پر چلتے رہو تو مملکت الہیہ رحمت کے ساتھ حفاظت فرمانے والی ہے۔</p>
130	<p>وَإِنْ يَنْفَرَّ قَائِعُنِ اللَّهِ كَلَّا مِنْ سَعْتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا</p>
	<p>اور اگر دونوں جماعتیں علیحدہ ہو جائیں تو مملکت الہیہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گی اور مملکت الہیہ باحکمت وسعت والی ہے۔</p>
131	<p>وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا</p>
	<p>بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب مملکت الہیہ ہی کا ہے۔ تم سے پہلے جن لوگوں کو (علماء کی طرف سے) کتاب دی گئی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ مملکت الہیہ کے قوانین کی معصیت کے برے نتائج سے بچو اور اگر تم نے انکار کیا تو مملکت الہیہ تو بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے اس کی مالک ہے۔ اور وہ بر بنائے غلبے بے نیاز ہے۔</p>
	<p>مباحث:- تقریباً ہر ایسے مقام پر جہاں فعل مجہول آتا ہے، یہ بتانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایسے جملوں میں فعل مخفی ہوتا ہے اور جملے کی ساخت سے پتہ چلتا ہے کہ فعل کون ہے۔ قرآن میں جملہ فعلیہ مجہول میں مخفی فعل علماء حضرات یا حکمران طبقہ ہی ہے جو احکام الہی کو ایک طرف رکھ کر اپنی خود ساختہ شریعت اور احکام لوگوں کو دیتے ہیں۔۔۔۔۔ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔!!</p>
132	<p>وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا</p>
	<p>اور مملکت الہیہ ہی کے لیے ہے جو کچھ بلندیوں میں ہے اور پستیوں میں ہے۔ اور بطور نگہبان وہ کافی ہے۔</p>

133	<p>إِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ أَهْلِهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا</p>
	<p>اگر اس کے قانون مشیت میں ہو تو وہ تم لوگوں کی جگہ دوسروں کو لے آئے۔ اور مملکت الہیہ اس پر قدرت رکھتی ہے۔</p>
134	<p>مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا</p>
	<p>جو کوئی ادنیٰ اجر پسند کرتا ہے تو مملکت کے پاس تو ادنیٰ اور اعلیٰ اجر دونوں ہی ہیں اور یقیناً مملکت الہیہ با بصیرت سننے والی ہے۔</p>
135	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلَوُّوا أَوْ نَعَرَ صُوفًا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا</p>
	<p>اے وہ لوگو جنہوں نے امن قائم کرنے کا دعویٰ کیا ہے، انصاف کے علمبردار اور مملکت الہیہ کے گواہ بنو، اگر چہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہارے اپنے لوگوں پر یا تمہارے قائد اور تمہاری جماعت پر یا قرابت داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا عنریب، مملکت الہیہ تم سے زیادہ ان کی سرپرست ہے لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے بیان کو توڑا مروڑا یا پہلو تہی کی توحان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو مملکت الہیہ کو اس کی خبر ہے۔</p>
136	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا</p>

	<p>اے وہ لوگو جنہوں نے امن قائم کرنے کا دعویٰ کیا ہے، مملکت الہیہ اور اس کے رسول کے ساتھ امن قائم کرو۔۔۔۔!</p> <p>یعنی اس کتاب قانون کے مطابق جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب قانون کے مطابق جو اس نے پہلے نازل کی تھی۔۔۔۔!</p> <p>یعنی جو کوئی مملکت الہیہ کا اور اس کے نافذین قوانین کا اور اس کے قوانین کا اور اس کے رسولوں کا اور انجہام کارمکافاتِ عمل کا انکار کرتا ہے تو وہ شخص بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔</p>	
137	<p>إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أزدَادُوا كُفْرًا لَّهُمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا</p>	
	<p>یقیناً وہ لوگ جنہوں نے امن قائم کرنے کا دعویٰ کیا، پھر انکاری ہو گئے، پھر اہل امن ہوئے لیکن پھر انکار کیا، پھر انکار میں بڑھتے ہی چلے گئے تو مملکت الہیہ ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کو کوئی راہِ راست دکھائے گی۔</p>	
138	<p>بَشِيرِ الْمُتَنَفِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا</p>	
	<p>منافقوں کو یہ مژدہ سنا دو کہ ان کے لیے دردناک سزا ہے۔</p>	
139	<p>الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَلْيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا</p>	
	<p>یہ وہ لوگ ہیں جو مومنین کو چھوڑ کر کفار کو سرپرست بنا لیتے ہیں۔۔۔۔!</p> <p>کیا یہ لوگ ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں۔۔۔۔؟</p> <p>حالانکہ عزت دینا تو سارے کا سارا مملکت الہیہ کے لیے ہے۔</p>	
140	<p>وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِذْ أَنْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ جَامِعِ الْمُتَنَفِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا</p>	

	<p>در آں حالیکہ وہ تم کو پہلے ہی قانون میں دے چکا ہے کہ اگر تم سنتے ہو کہ مملکت الہیہ کے احکام کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو وہاں ان کا ساتھ نہ دو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم بھی ایسا کرتے ہو تو پھر تو تم بھی انہی کی طرح ہو۔ یقیناً مملکت الہیہ تمام منافقوں اور انکار کرنے والوں کو جہنم میں جمع کرنے والی ہے۔</p>	
141	<p>الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا</p>	
	<p>یہ منافق تمہارے معاملے میں انتظار کرتے ہیں۔۔۔۔! اگر قدرت کی طرف سے فتح تمہاری ہوتی ہے تو آکر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔۔۔۔؟ اور اگر کافروں کو فتح کا کچھ حصہ مل جائے تو ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تم پر غلبہ پانے کے قریب نہ تھے اور پھر بھی ہم نے تم کو مومنین سے بچایا۔۔؟ پس مملکت الہیہ ہی تمہارے درمیان دین کے غلبے والے دن فیصلہ کرے گی اور قدرت نے کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی تدبیر نہیں رکھی ہے۔</p>	
142	<p>إِنَّ الْمُتَافِقِينَ يُجَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالًا يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا</p>	
	<p>یقیناً منافق لوگ مملکت الہیہ کو دھوکے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔، اور وہ ان کے اس دھوکے کا توڑ کر چسکی ہے۔۔۔۔ اور ایسے لوگ جب نظام سلطنت کے قیام کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی دکھاتے ہیں اور ان کا کھڑا ہونا بھی صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے ہوتا ہے اور احکام الہیہ کو بہت کم ہی پیش نظر رکھتے ہیں۔</p>	

143	<p>مُذَبِّبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هُوَ لَا إِلَى هُوَ لَا وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا</p>
	<p>اس روش کے درمیان تذبذب کے شکار ہیں۔ نہ ہی اس طرف اور نہ ہی اُس طرف جسے قدرت نے ہی بھٹکا رہنے دیا ہو اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔</p>
144	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا</p>
	<p>اے لوگو جو امن قائم کرنے کا دعویٰ کرتے ہو، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ۔۔۔۔! کیا تم چاہتے ہو کہ مملکت الہی کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو۔؟</p>
145	<p>إِنَّ الْمُتَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَهُمْ صَادِقِينَ</p>
	<p>یقینی طور پر منافق آگ کے عذاب کے سب سے نچلے طبقے میں ہیں اور تم کسی کو ان کا مددگار نہیں پاتے ہو۔</p>
	<p>مباحث:- اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ عرض کیا جا چکا ہے کہ قرآن کا موضوع آگ اور پانی نہیں ہے۔ اس کے بیان کا مقصد مشاہداتی دلائل دینا ہے اور ادبی لحاظ سے زبان میں جو استعارے اور تشبیہات کے معرّف معنی اور مفہوم ہوتے ہیں ان ہی کو لینا چاہئے۔ قرآن نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ میں آگ کے گڑھے کا ذکر کیا ہے جو لوگوں کے دلوں میں ہوتی ہے اور آپس کی دشمنی کی آگ ہوتی ہے۔</p>
146	<p>إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا</p>
	<p>البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور احکام الہی کو پکڑ لیں اور اپنے دین کو مملکت الہیہ کے لیے خالص کر لیں، تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور مملکت الہیہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا کرتی ہے۔</p>

152	<p>وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفْتَرُوا ابْيَينَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا</p>	
	<p>اور جن لوگوں نے مملکت الہیہ اور اس کے رسولوں کے ذریعے امن قائم کیا اور وہ رسولوں کے درمیان تفرقہ نہیں پیدا کرتے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں یقیناً مملکت الہیہ ان کا اجر عطا کرے گی... اور وہ بہت زیادہ رحمت کے ساتھ معاف کرنے والی ہے۔</p>	
153	<p>يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ مِنَ الْبَيِّنَاتِ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ وَأَتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا</p>	
	<p>اہل کتاب تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے کوئی کتاب اتار لاؤ۔۔۔ سو موسیٰ سے تو اس سے بھی بڑھ کر مطالبہ کر چکے ہیں!... ان سے تو مطالبہ کیا ہتا کہ مملکت الہیہ کو متشکل ہمارے سامنے لا کر دکھاؤ تو ہم مانیں گے۔۔!! پس ان کے اس ظلم کے باعث ان پر احکام الہی سے غفلت چھا گئی اور باوجود اس کے کہ ان کے پاس آیات بینات آچکی تھیں، انہوں نے روایتوں کو بھی پکڑ لیا۔۔۔!! پھر بھی ہم نے اس کو بھی درگزر کیا۔۔۔ اور ہم نے موسیٰ کو بڑی واضح سلطنت عطا کی۔</p>	
154	<p>وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيثَاقًا غَلِيظًا</p>	
	<p>اور جب ہم نے ان سے عہد کے ذریعے ان کے اوپر الطور کو فوقیت دی۔۔۔، اور ان سے کہا کہ اب (الطور کے تحت) نئی طرز زندگی کے باب میں سرنگوں ہوتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔۔۔ اور ان سے کہا کہ (احکام الہی سے) کاہلی میں حد سے نہ گزر جاؤ۔۔۔۔۔ اور ہم نے ان سے پختہ عہد بھی لیا ہتا۔</p>	

مباحث:-

آیت کے اس جزو میں چند باتیں غور طلب ہیں۔۔

۱۔ **المسیح** معروف بلام کیوں ہے؟ اس کا مطلب ہے یہ نام بطور **اسمِ عَلَم** نہیں ہتا بلکہ اردو میں جیسے عزت مآب یا جناب یا شیخ صاحب کے آداب الفاظ استعمال ہوتے ہیں ویسے ہی **مسیح** کا لفظ استعمال ہوتا ہتا۔

۲۔ ابن مریم اس لیے نہیں پکارا گیا کہ سیدنا مسیح کی والدہ کا نام مریم ہتا۔ قرآن نے ہر مسلم کو **ابن السبیل** کہا ہے تو کیا اس سے یہ مفہوم لیا جائے کہ ہر مسلم کی ماں کا نام **السبیل** ہے؟
”فرزند ان توحید“ کا لقب تو ہمارے اردو روزمرہ میں بھی حج پر جانے والوں کے لیے بہت معروف ہے۔

۳۔ **رَسُولَ اللّٰهِ** اگر انہی معنوں میں لیا جائے کہ جیسے خالق کائنات کا رسول ہوتا ہے تو سوال ہوگا کہ یہ کیسی قوم تھی کہ ایک طرف تو سیدنا مسیح کو **رَسُولَ اللّٰهِ** کا درجہ بھی دیتی تھی اور دوسری طرف ان کو قتل کر کے بڑا کارنامہ اور بہادری کا کام سمجھتی ہے۔ اصلاً ان کو مملکت الہیہ کا رسول سمجھنے سے انکار کیا ہتا۔

158

بَلْ تَرَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

بلکہ قدرت نے اسے اپنی طرف بلندی عطا کی تھی۔ اور قدرت بربنائے حکمت غلبے والی ہے۔

مباحث:-

سورہ مریم کی آیت نمبر ۵۶ اور ۵۷ میں سیدنا دریس کا ذکر ہے۔۔ **وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾**۔۔۔ جس کا ترجمہ مختلف مترجمین نے مختلف کیا ہے۔

اور (اے رسول کتاب) (قرآن) میں اور یس کا ذکر کیجئے، بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ (56) اور ہم نے انہیں بڑے ہی اونچے مقام تک بلند کیا تھا۔ (57) اور کتاب میں اور یس کا ذکر کر بے شک وہ سچا نبی تھا (56) اور ہم نے اسے بلند مرتبہ پر پہنچایا۔ (57)

اور اس کتاب میں اور یس کا ذکر کرو وہ ایک راستباز انسان اور ایک نبی تھا (56) اور اسے ہم نے بلند مقام پر اٹھایا تھا (57) ترجمہ خواہ کچھ بھی کریں، بلند مقام تو سیدنا دریس کو بھی عطا کیا گیا تھا۔۔۔۔۔!!! اور یہ بلند مقام ان انبیاء سے ہی مخصوص کیوں۔۔؟ بلند مقام تو ہر نبی کو عطا کیا گیا ہے۔

کیا رالتماہ کو مقام محمود نہیں عطا کیا گیا۔ یقیناً نہیں یہ مقام ان کو ان کی حیات طیب میں ہی عطا کر دیا گیا تھا۔ اور کیا مقام محمود سیدنا مسیح کے مقام مرفوع سے کم ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

159

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

اور ہر کوئی اہل کتاب میں سے اپنی موت سے پہلے لازماً اس کے ساتھ امن قائم کرنے والا ہوگا اور دین کے غلبے والے دن ان لوگوں پر گواہ ہوگا۔

	<p>پس ان لوگوں میں سے جو ہدایت یافتہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کے ظلم کے سبب ہم نے ان پر بہت ساری موزوں چیزیں حرام رہنے دیں جو ان پر حلال کی گئی تھیں اور بسبب اس کے کہ یہ مملکت الہیہ کے راستے سے کثرت سے روکتے تھے۔</p>	
161	<p>وَأَخَذْنَاهُمُ الرِّبَا وَقَدْ هُمُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا</p>	
	<p>اور ان کے مملکت الہیہ کے وسائل میں خرد برد کرنے کی وجہ سے جس سے ان کو روکا گیا تھا، اور لوگوں کے مالوں کو باطل طریقے سے کھانے کی وجہ سے۔۔۔ ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔</p>	
162	<p>لَكِنَّ الرَّاْسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا</p>	
	<p>لیکن ان میں سے علم پر راسخ لوگ اور امن قائم کرنے والے۔۔ امن قائم کرتے ہیں ان احکام کے ذریعے جو تم کو دیئے گئے یعنی جو تم سے پہلے بھی دیئے گئے تھے اور یہ لوگ مملکت الہیہ کے نظام کو قائم کرنے والے اور معاشرے کو خوشحالی عطا کرنے والے اور مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم کرنے والے اور نتیجتاً مکافاتِ عمل کے وقت امن میں ہونے والے ہیں۔ یقیناً ہم ایسے لوگوں کو اجرِ عظیم عطا کرتے ہیں۔</p>	
163	<p>إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالتَّيِّبِينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۗ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا</p>	

	<p>ہم نے تمہاری طرف اسی طرح حکم بھیجا ہے جس طرح نوح اور اس کے بعد کے سربراہان کی طرف بھیجا۔ ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور یعقوب کے پیروکاروں کی طرف، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف احکامات بھیجے تھے اور ہم نے داؤد کو زبردست طاقت دی۔</p>	
164	<p>وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا^ج</p>	
	<p>(ہم نے ان رسولوں پر بھی وحی کی) جن رسولوں کا ذکر ہم اس سے پہلے تم سے کر چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی جن کا ذکر تم سے نہیں کیا ہم نے موسیٰ سے خوب گفتگو کی۔</p>	
	<p>مباحث:- (ہم نے ان رسولوں پر بھی وحی کی) یہ جملہ اس آیت نمبر ۱۶۴ کا حصہ نہیں ہے بلکہ پچھلی آیت کے تسلسل میں پھر سے لکھا گیا ہے۔</p>	
165	<p>رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا^ج</p>	
	<p>ہم نے ان رسولوں کی طرف وحی بھیجی جو خوش خبری دینے والے اور پیش آگاہ کرنے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ ان کے بعد لوگوں کے پاس قدرت کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہے، اور قدرت بر بنائے حکمت غالب رہنے والی ہے۔</p>	
	<p>مباحث:- ان تین آیات میں ایک تسلسل ہے۔ یہ بتانے کے بعد کہ وحی الہی کن کن رسولوں کو بھیجی گئی، اس آیت میں وحی کا مقصد بھی بتایا جا رہا ہے کہ رسولوں کے جانے کے بعد وحی کی موجودگی لوگوں کے لیے حجت بنے گی۔</p>	
166	<p>لَكِنَّ اللَّهَ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا^ج</p>	
	<p>مملکت الہیہ اس بات کی گواہ ہے کہ جو کچھ اس نے تم کو دیا ہے، اپنے علم کی بنیاد پر دیا ہے اور اس پر نافرمانین احکام بھی گواہ ہیں حالانکہ مملکت کی گواہی کافی ہے۔</p>	

167	<p>إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا</p>
	<p>یقیناً جن لوگوں نے احکام ماننے سے انکار کیا اور مملکت کے راستے سے روکنے کی کوشش کی وہ تو دور کی گمراہی میں پڑ چکے۔</p>
168	<p>إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا</p>
	<p>یقیناً جن لوگوں نے انکار کی روش اختیار کی رکھی اور ظلم کرتے رہے، ممکن نہیں کہ مملکت ان کو معاف کر دے، اور نہ ہی ان کو کوئی راستہ دکھائے گا۔</p>
169	<p>إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذُلُّكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا</p>
	<p>سوائے ایک ہی راستے۔۔۔ جو جہنم کا ہے۔۔ اس میں ہمیشہ رہنے والے۔ اور یہ مملکت کے لیے آسان ہے۔</p>
170	<p>يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا</p>
	<p>اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پانہار کی طرف سے ایک پیامبر آچکا ہے۔۔ تو امن قائم کرو تمہارے لیے ہی بہتر ہے۔۔ لیکن اگر انکار کرو گے تو بلسند و زیریں سب کچھ تو مملکت الہیہ کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اور مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم رکھنے والا ہے۔</p>
171	<p>يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً انتَّهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا</p>

	<p>اے اہل کتاب! طرز حیات کے معاملے میں عنونہ کرو اور مملکت پر اگر کوئی بات کہنی ہے تو صرف برحق بات کہو۔ المسیح عیسیٰ ابن مریم مملکت الہیہ کے پیامبر اور اس کی حکومت تھے جو مریم کو پیش کیے گئے،۔۔۔۔۔ پس مملکت الہیہ اور اس کے پیغامبر کے ساتھ امن قائم کرو۔۔۔۔۔ اور کاناپھوسی نہ کرو۔۔۔۔۔ باز آجاؤ۔۔۔۔۔ خود تمہارے لیے بہتر ہوگا۔</p> <p>مملکت الہیہ ہی یکتا ہے۔۔۔ تمام ترکوشش و کاوش اسی کے لیے ہونی چاہئے۔۔۔ کیونکہ اس سے نکلی کوئی اور مملکت ہو سکتی ہے۔۔۔ جبکہ بلندوزیریں سب کچھ اسی کے حیطہ قدرت میں ہے۔</p> <p>اور مملکت الہیہ بذات خود اس بات کی گواہ ہے۔</p>	
172	<p>لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا</p>	
	<p>المسیح ہر گز انکار نہیں کرتے کہ وہ مملکت الہیہ کے تابعدار ہیں۔ اور نہ ہی مملکت کے اہم ترین نافذین احکام اپنے تابعدار بندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔۔۔۔۔ جس کسی نے بھی مملکت الہیہ کی تابعداری سے انکار کیا اور تکبر کیا تو وہ سب کو جمع کرے گی۔</p>	
	<p>مباحث:-</p> <p>فعل مضارع سے پہلے اگر لن آجائے تو شدت پیدا ہو جاتی ہے اور حاضر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے کہ مولانا فتح محمد حباندرہری کے ترجمے سے واضح ہوتا ہے۔</p> <p>”مسح اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ خدا کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتے (عار رکھتے ہیں) اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کر لے گا“ (فتح محمد حباندرہری)</p>	
173	<p>فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا</p>	

	<p>پس جن لوگوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کیے انہیں تو مملکت ان کے اعمال کا بھرپور بدلہ دے گی۔ اور انہیں اپنے فضل سے مزید عطا کرے گی۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور تکبر کیا انہیں دردناک عذاب دے گی اور وہ مملکت الہیہ کے سوا اپنے واسطے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں پائیں گے۔</p>
174	<p>يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا</p>
	<p>اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف سے ایک واضح روشنی پیش کر دی ہے۔</p>
175	<p>قَالُوا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا</p>
	<p>سو جن لوگوں نے مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم کیا اور اس کے ساتھ چمٹے رہے تو وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گی اور اپنے تک ان کو صراط مستقیم دکھائے گی۔</p>
	<p>مباحثہ ما قبل الآیہ :- سورہ النساء کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ تو واضح ہو گیا ہے کہ کلالہ ہر اس حالت کو کہتے ہیں جب انسان کا کوئی سرپرست نہ رہے۔</p>
176	<p>يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ</p>

